وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِیْلِ

رسالہ

سَوَاءُ السَّبِیْل

لِرَدِّ الْاَبَاطِیْل

یعنی

مراسلت نمبر ۲ مابین شیخ محمد حسین بٹالوی

و

جناب مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی

اگست ۱۸۹۵ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت بڑے مکفر صاحب شیخ محمد حسین بٹالوی - السلام علی من اتبع الھدےٰ

حسب حکم مصدرہ ۹ اگست سنہ ۹۵ مقام سنجولی شملہ خورد برد بکاری فلان فلان خانساماں و فلان لداخی و فلان پہاڑی و فلان مہتر سنجولی گذارش ہے کہ آجکی تاریخ آپکے احکام تحریری معرفت محمد حنیف صاحب کی بذریعہ سہ تا قطعات عاجز کے پاس پہنچے حکم تاکیدی صادر تہا کہ منشی محمد احسن اپنے قلم سے لکہیں تب مین اسکا جواب دون لہذا بتعمیل ارشاد نگارش ہے اور جواب طلب ضروری ہے (۱) محمد حنیف صاحب نے جو درخواست کی ہتی کہ بالمقابل مرزا صاحب کے عربی نظم و نثر کے رسایل آپ نے حسب شرائط مقررہ کیون نہین لکہے اس کے جواب مین آپ کہتے ہین کہ اول کادیانی کی عربی کا عربی ہونا ثابت کرین ورنہ یہ سوال موجب شرم ہونا چاہیئے انتہی بلفظہ - کیا خوب عصمت بی بی از بیچادری یا از بیچارگی اور اسپر یہ دعوےٰ آپ کے نزدیک اگر حضرت اقدس کی عربی مبین عربی نہین ہتی اور اسواسطے اُسکا مقابلہ عربی مین کرنا آپنے لغو سمجہا تہا تو اسقدر تو آپ پر ضروری اور واجب تہا کہ کچہہ قصائد عربیہ اور کچہہ رسائل ادبیہ مصنفہ مطبوعہ سابقہ اپنی پبلک کے روبرو پیش کئے ہوتے پہر کہا ہوتا کہ یہ ہماری عربی دیکہو کیسی فصیح و بلیغ ہے اور ہم سابق سے بین الخواص و العوام مسلم منشی اور ادیب عربی سمجہے گئے ہین - پہر اگر عربی آپ کی بٹالوی ہی عربی ہوتی لاکن تب بہی یہ عذر بدتر از گناہ آپکا

کسی قدر قابل اس کے تہا کہ ادبا عجم و عرب ارادہ مقابلہ مین الانشا مین کا کرتے جبکہ
عوام و خواص پر اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا ادب و الانشا مثل شیعون کے امام مہدی
کے غار سُر دا بہ سر من رای مین چہپا ہوا بیٹہا ہے یا مثل عنقا مغرب کے آپکے کوہ قاف
خیالی مین مخفی اور غائب ہے تو پھر یہ دعوی کرتے ہوے آپکو شرم نہ آئی سچ سچ کہو عمر بہر
مین کبہی کوئی ایک قصیدہ عربیہ بہی تصنیف کیا ہی اجی حضرت تصنیف تو نہی کسی
اُستاد کے قصیدہ سے چوری اور سرقہ کر کر بہی کوئی قصیدہ تالیف کیا ہے یا کوئی ادیب
عجم یا عرب کا آپ کو عربی کا منشی سمجہتا ہے اگر سچے ہو تو اتنا ہی کرو کہ جسقدر ہوا ہیر
نام کے علما کی اپنے زعم فاسد مین ہماری تکفیر پر کرائی ہین اس سے بقدر نصف
ہوا ہیر کے ہی اپنا ادیب اور عربی کا منشی ہونا ہی اپنے موافقین سے ہی بدلائل ثابت
کرو کتب عربیہ کی عبارات اپنے رسالہ مین لکہنے اور نقل کرنے سے کیا آپ کا منصب اور
مرتبہ **الکاتب حمار** کے درجہ سے کچہ زیادہ ہو سکتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین
اگر کچہ آپ مین **حیا باقی ہے** تو کوئی رسالہ ادبیہ نظم و نثر عربی کا جو آپنے سابق
مین انشا کیا ہو مطبوعہ مشتہرہ پیش کرو اور اگر نہ کر سکو تو ہمین سمجہو لی شملہ خود مین تقاضاے
شرم و حیا کسی غار و کہد مین جسجگہ آپکا ادب و الانشا موجود ہو بیٹہہ رہو اور پبلک کو اپنا منہ
نہ دکہاؤ **س** تکیہ بر جاے بزرگان نتوان زد بگزاف ؏ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

(۴) آپکے کارڈ چہٹی اگست مین تحریر ہے (جنگ مقدس مین قادیانی نے اسلام کو (۲)
ذلیل کرنا چاہا ہے اور عیسائیون کے کسی بات کا جواب شافی نہین دیا اور مین جنگ مقدس کا
ریویو لکہہ رہا ہون اسمین عیسائیون کی ایسی خبر لی ہے کہ کسی نے آجتک نہین لی)
اسمین یہ سوال ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے تو قلم برداشتہ و فی البدیہہ اسی جلسہ
مناظرہ مین قرآن مجید کی آیات سے دلائل عقلیہ قطعیہ استنباط فرما کر تمام وساوس پیش کردہ
عیسائیون کو قلع و قمع فرما دیا اور پہر اس شان عجیب اور طرز غریب کے تہا کہ مضمون آیات
قرآنی کا ان کے گلے اتار دیا اور جملہ عیسائی اسوقت سے اتک **فبهت الذی کفر**
کے مصداق ہو رہے ہین۔ ایسے عظیم الشان جواب دندان شکن اور رد قاطع کی نسبت تو

آپ کا یہ حکم ہے جو صادر ہوا۔ اور آپ جو کچھہ اس جنگ مقدس کی نسبت لکھہ رہے ہین
اُس کو مدت دو ڈہائی سال کی گذر گئی معہذا وہ جواب آپکا معنی الشعر فی بطن الشاعر کا
مصداق ہے اب فرمائیے کہ اپنے اسلام کو آپنے ہو نو ذلیل کیا ہے یا حضرت اقدس مرزا صاحب نے
جنہون نے بعد اس جنگ مقدس کے بہی تمام پادریون ایشیا یورپ امریکہ کو مختلف السنہ
عربی اردو وغیرہ مین متعدد کتابین اشتہاری ہزار ہا روپیہ کے تصنیف فرماکر ذلیل اور خوار
ہلاک کردیا اور علاوہ ابطال مذہب عیسائیون کے جملہ ادیان مخالفین اسلام آریہ برہمو سماج
وغیرہ اور نیز دیگر جملہ مذاہب باطلہ کو ہلاک اور نیست کردیا کیا سچ فرمایا تہا مخبر صادق نے کہ اُس کے
زمانہ مین جملہ مذاہب باطلہ ہلاک اور نابود ہوجاوینگے یہ پیشگوئی کیسی پوری ہوگئی اور نشانات بعد
وقتاً فوقتاً اسکا ظہور اور وضوح کامل طور پر ہوتا ہے اور ہوتا رہیگا دیکہو رسالہ حمامۃ البشریٰ
کرامات الصادقین نور الحق ہر دو حصہ اتمام الحجۃ سر الخلافہ وغیرہ وغیرہ
کو اے شیخ بطال تجہکو کچھ حیا اور شرم نہین آتی تجہسے تو اس عاجز کے رسائل اعلام الناس
حصہ اول دوم سوم اور چہارم فک الشک اور تحفہ مدراس وغیرہ کا جواب کچھہ بہی ابہی تک
نہین ہوسکا۔ اب بہی اپنی عاقبت کی فکر کر اور سوچ اور سمجہہ کہ جب تجہہ جیسے مدعی علم کا یہ حال ہے
کہ ڈہائی برس کی مدت گزر گئی اور بمقابل عیسائیان تجہسے کچہہ بہی نہو سکا چہ جائے دیگر مدعیان علم
وفضل کے تو کیا اب بہی اس زمانہ مین بڑی سخت ضرورت ایسے مجدد و مہدی مسیح موعود
کی نہتی۔ اے کم نصیب اب بہی سمجہہ جا ورنہ بعد شیوع کتاب بےنظیر اعجاز حضرت بشیر و نذیر
صلی اللہ علیہ وسلم اعنی منن الرحمن کے تیری اور جملہ تیری ذریات کی ایسی پردہ دری
ہوگی کہ جہالت وسفاہت معاندین کی طشت از بام افتادہ ہوجاویگی اور پہر بجز رونے اور
دانت پیسنے کے اور کچہہ بن نہ آویگا ع بر رسولان بلاغ باشد و بس ۱۲

(۲) (۳) آپ اپنے خط چہارم اگست سنہ ۹۵ موسومہ محمد حنیف مین نسبت اُس شبہ کے جو مولوی
احمد علی نے اپنی سوء فہمی سے یا خلیل الرحمن مدرس مشن کنیسہ عیسائیان دہرہ کے سوء فہمی کی تقلید
کرکر حضرت مرزا صاحب کی عبارت حمامہ صفحہ ۴۴ پر کیا ہے تحریر فرماتے ہین (واقع مین یہ اعتراض

مولوی احمد علی صاحب کا درست ہے اور منشی محمد احسن یا کسی اور کے پاس اسکا کوئی جواب نہین
میرے رسالہ مین اس اعتراض کرنیکا کوئی موقع نہین آیا تہا انتہی بلفظہ- ای شیخ بطال
تجہکو خبر نہین کہ جسروز مولوی احمد علی نے یہ شبہ ظاہر کیا تہا تب ہی اُسکا جواب دندان شکن
شافی وکافی دیا گیا تہا حتی کہ مولوی احمد علی اور دیگر مخالفین دہرہ دون پر تقریر عاجز کا ایسا
رعب طاری ہوا کہ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ کا مضمون جلسون بحث مین واقع
کرنے لگے ہر چند کہا گیا کہ حسب شرط مقررہ ومسلمہ کے یعنی ۵ میاوحسن درمیان سخن بند کا
بند ہونا ضروری ہے لیکن عاجز کو ایک گھنٹہ کی بہی اجازت ندی جو اپنی تقریر کو پورا کرتا تب
عاجز نے دوسرے روز کل مضمون کو قلم بند کرکر معرفت منشی سید عبد الرزاق صاحب طہ ذافس مین
کے مولوی احمد علی صاحب کے پاس بہیجا تب تو اُنپر ایسا رعب طاری ہوا کہ جواب محرر کو بہی نہ لیا اور
اور مضمون يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا
وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۔ کے مضمون پر عامل ہوے تب عاجز نے بعد طی کرنے ان جملہ امر
وہ قلم بند کیا ہوا مضمون طبع کرا دیا ہے یا تو آپ اُسکی تصدیق کرین ورنہ بدلائل تکذیب کرین
چونکہ آپ وہان بغل مین بیٹہے ہوے مولوی احمد علی صاحب کہ اس شبہ مین ہمجولی ہو گئے ہین
(۵) لہذا جواب مراسلت نمبر اول کے آپ ہی بالضرور مخاطب ہین جواب اُسکا مرحمت ہو (۴)
آپ کارڈ ۸ اگست مین تحریر فرماتے ہین کہ تمام انبیا کا مس شیطان سے محفوظ ہونا دلیل سے
نکالا گیا ہے نہ اس حدیث سے جسمین ابن مریم کا ذکر ہے ۔ اقول اسبارہ مین جو حدیث متفق علیہ ہے
آپکے نزدیک دیگر انبیا و اولیا کلمہ مریم و ابن مریم مین داخل ہین یا نہین اگر داخل ہین جیسا کہ
شراح حدیث لکہتے ہین وَمَن فِي مَعْنَاهُمَا تو پہر اطلاق لفظ ابن مریم کا اِمَامُكُمْ
مِنْكُمْ پر جو مجدد صدی چہار دہم آپ کا مسلم تہا آپکے نزدیک محالات شرعیہ سے
کیون ہو گیا جسکے سبب آپ مکذب اور منکر ہو گئے سبب اولی آپکی تکذیب کا تو یہی واقع
ہوا تہا اور سبب ثانوی کچہہ ہی ہو اسبارہ مین آپکی تحریر دستخطی اولی موجود ہے اگر انکار ہوگا تو پیش
کیجائیگی اور اگر داخل نہین تو پہر کل نصوص بینہ قرآنیہ اس حدیث متفق کے معارض پڑتی ہین اور یہ آپکو
اقرار ہے کہ اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ جملہ انبیا بلکہ تمام مومنین صلحا داخل ہین

صت ۱۳۵ جلد ۱۵ - اشاعۃ السنہ اس کا کیا جواب ہے جس سے توفیق ہو اور اگر حصر اضافی کہکر
آپ تعارض کو دفع فرماویں تو گزارش ہے کہ آپ حصر کو اضافی کہتے ہیں جو اک تاویل
بعید اور حسب اقرار آپکے خلاف ظاہر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ حصر حقیقی ہی ہے جیسا کہ
بظاہر متبادر ہے لیکن مریم وابن مریم بھی جملہ کمل مومنین اور نیز انکی ذریت جو مومنین کامل
ہیں داخل ہیں واطلاق اسم الشیٔ علی ما یشابہہ فی اکثر
صفاتہ ذائع حسن مسئلہ مسلمہ ہے پس یوں ہی بین النصوص تعارض نہ رہا
اور بخوبی جمع و توفیق ہوگئی پھر اس امام پر مسیح ابن مریم کے اطلاق میں جو حدیث میں وارد ہے،
(۵) آپ کو کونسا امتناع شرعی پیش آگیا جو مکذب ہو گئے (۵) اسی کارڈ میں آپ بنمبر ۲
لکھتے ہیں خسوف وکسوف کی حدیث دارقطنی صحیح نہیں ہے اور وقوع اس کے مضمون
کے مطابق نہیں ہوا مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الغنی کی تحریرات دیکھو - اقول اسبارہ
میں چند سوال کئے جاتے ہیں - امام محمد باقر علیہ السلام جو راوی اس حدیث کے ہیں بالاتفاق
ان آئمہ محفوظین اور مھتدین سے ہیں جو داخل عترت ہیں اور تمسک کے بارہ میں بموجب
حدیث ثقلین کی احد الثقلین ہیں اور حسب الحکم حدیث سفینہ کے ان کی روایت صحیحہ پر عمل
کرنا طوفان ضلالت سے موجب نجات اور درصورت تخلف وہ تخلف سبب غرق ہی پس اس طوفان
ضلالت کے وقت میں جو شخص انکی روایت مندرجہ کتاب معتمد دارقطنی جیسی پر عمل کرے وہ
غرق ہوگا + یا جو شخص اس سے تخلف کرے بینوا توجروا - اور مشرح طور پر بیان فرمایا
(۶) جاوے کہ مضمون حدیث کیا ہے اور وقوع کیونکر ہوا ہے - (۶) اس حدیث کا ارسال
یا انقطاع جو کچھ ہو امام محمد باقر علیہ السلام کیطرف نسبت کسوجہ سے ہے - وثوق وصحت وشہرت
حدیث اسکا سبب ہے یا ضعف حدیث لبشق اول یہ حدیث کیوں نہیں تسلیم کیجاتی ہے
اور لبشق ثانی امام محمد باقر علیہ السلام نے جو حدیثیں مندرجہ نمبر پانچ کے مصداق ہیں ایسی
ضعیف خبر کو کیوں روایت کیا اور پھر امام دارقطنی جیسے محدث نے جسنے صحیحین کو

+ حاشیہ شاید آپ کوہ شملہ پر اسی واسطے رونق افروز ہوے جیسا کہ پسر نوح نے کہا تھا ساوی الی
جبل یعصمنی من الماء مگر یاد رکھو کہ جواب اسکا یہی ہے لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم - منہ

بہی انتقاد سے نہیں چھوڑا اُس نے اپنی کتاب میں جو معتبر میں المحدثین ہے کیوں داخل کیا۔ اور اگر داخل بہی کیا تھا تو اُس کے ضعف پر جیسا کہ اُس کی عادت ہے اور نیز امام حدیث کا فرض منصب ہے کیوں نہیں مطلع کیا حال ائمہ ہر ایک ہومن پر خصوصًا ایسے امام فن پر تحقیق و تبیین ایسی حالت میں بحکم نص قرآنی واجب اور فرض ہے فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا + (۷) جو پچاس سوالات آپ نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے الہامات پر کئے ہیں وہ اس پیشگوئی مندرجہ دارقطنی پر بہی وارد ہو سکتے ہیں یا نہیں بشق اول اب تک آپ ایسی کیوں غافل رہے انہیں سوالات کو اس پیشگوئی مندرجہ دارقطنی پر بہی وارد کردیا ہوتا اور جو آپ صوفی عبدالحق اور مولوی ثناءاللہ پر حیلہ حوالہ جوابدہی کا کر رہے ہیں اُس سے بہی سستی چھوٹ جاتی اور بشق ثانی پہر آپ ہی فرمائیے کہ پیشگوئی مندرجہ قرآن مجید اب بہی صادق ہوئی یا نہیں قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ یاد رہے کہ حسب ارشاد جل وعلا وقت خسوف اور کسوف سے ایسے دلائل قاہرہ اور براہین باہرہ الشان مخالف پر حضرت اقدس کی طرف سے وارد ہوتے رہینگے کہ اسکو کوئی مفر نہ ملیگا تاکہ یہ پیشین گوئی مندرجہ قرآن مجید اتم درجہ پر پوری ہوتی رہی (۸) اگر آپ کیطرف سے کہا جاوے کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام محمد باقر علیہ السلام کا ایک قول ہے تو یہ آپ کا عناد موجب انواع فسادہی کیونکہ اول تو امام نے یہ تصریح نہیں کی کہ یہ میرا قول بذریعہ الہام وکشف کے ہے ثانیا ایسی عظیم الشان پیشگوئی جس میں اجتہاد کو کسی طرح دخل نہیں اور جس سے ایک اہم مسئلہ مجددیت ومہدویت مہدی آخرالزمان کا ثابت ہوتا ہے نہ نجوم وجوتش سے ہوسکتی ہے نہ رمل وجفر سے نہ قیاس واجتہاد سے سوا مخبر صادق کے اپنی امت کے ایک رجل عظیم الشان مہدی کی نسبت ایسی پیشگوئی کون کر سکتا

+ حاشیہ خود صحیح مسلم میں موجود ہے واعلم وفقك اللہ ان الواجب علی کل احد عرف التمییز بین صحیح الروایات وسقیمہا وثقات الناقلین لہا من المتہمین ان لا یروی منہا الا ما عرف صحۃ مخارجہ والستارۃ فی ناقلیہ وان یتقی منہا ما کان منہا عن اہل التہم والمعاندین من اہل البدع ۱۲۔ منہ

ہے اذ لا مجال للاجتهاد فیہ پس یہ اثر حکم مین حدیث مرفوع کے ہی ہوگا کما برهن علیہ فی محلہ اعنی علم الاصول۔ سلمنا لیکن ادنی درجہ یہ ہے کہ امام محمد باقر صاحب علیہ السلام کو ہی بذریعہ کشف و الہام صحیح کے یہ مضمون معلوم ہوا اور انکا الہام پورا ہو کر واقع بہی ہو گیا تو پہر اُسکی تسلیم کرنے مین آپ کو کیا عذر ہے۔ (۹)

اگر مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الحق صاحب نے اس اجتماع خسوف و کسوف کا جواب شافی و کافی لکہا ہے تو پہر انکو حضرت مرزا صاحب سے دو ہزار روپیہ اشتہار کے لینے مین کیون تامل ہے اور آپ نے اس انعام کے دلوانے مین کیون نہین کوشش کی۔ الحضرت شیخ بٹالوی صاحب یہ دونو صاحب تو اپنی تحریرون کو شایع کر کر پچہتا رہے ہین کیونکہ جو عوام کے ذہن مین اُن کے علم کی نسبت کچہ خیال بہی تہا وہ اس تحریر سے مثل حرف غلط کے سب حک ہو گیا ہے تا مرد سخن نگفتہ باشد ٭ عیب و ہنرش نہفتہ باشد ٭ ان بیچارون نے تو اپنے دل کے کچہ بخاران تحریرون سے نکال ہی لئے لیکن آپ سے تو اتنا بھی نہ ہو سکا آپکی اُنکی تحریر دنکا حیلہ و حوالہ ہی کئے جاتے ہو شرم شرم افسوس افسوس۔ (۱۰)

بعض آپ کے ہم مسلک جو کہتے ہین کہ یہ کسوف و خسوف جو امارۂ مہدی کی ہے اپنی تواریخ مقررہ اور اوقات مقدرہ مین نہین ہو گا بلکہ خلاف حساب نجوم و مخالف اوضاع مقررہ شمس و قمر کے واقع ہو گا اگر یہ جواب آپ کے نزدیک صحیح ہو تو اولاً اسکا پتہ و نشان اصل الفاظ حدیث صحیح یا حسن یا ضعیف سے ہی بحوالہ کتاب معتبر حدیث نقل فرما کر ممنون فرمائے کیونکہ آپ محدث جو ٹہیرے اور ثانیاً جو تعارض اس مضمون کا آیت ذیل سے لازم آتا ہے اسکو بہی دفع فرما کر توفیق و تطبیق بین المتعارضین کر دیجئے فرمایا اللہ تعالی نے وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ یعنی اور سورج چلتا ہے اور چلے گا اُن ٹہکانون مین کہ مقرر ہے واسطے اُس کے یہ ہی اندازہ کرنا غالب جاننے والے کا اور چاند مقرر کر دین ہین ہم نے اُسکی منزلین یہانتک کہ ہو جاوے مانند شاخ کہجور

سورج کے نہین سوجہ کہ لائق ہو واسطے اُس کے کہ پالیوے چاند کو اور نہ رات آگے
ہونے والی ہے دن کے اور سب بیچ آسمان کے چلتے پہرتے ہین - پس جبتک نظام
دنیا کا قائم ہے اس کے برخلاف کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اس آیت مین
اپنا قانون انتظام دنیا کا جو کچھ مقدر و مقرر فرما دیا ہے اُسکا کوئی دوسرا شریک تو نہین جو اسکے
مخالف کرسکے صدق اللہ تعالی لَوْ کَانَ فِیْہِمَا اٰلِہَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (۱۱) (۱۱)
ان البتہ بعض اخبارات انگریزی معتبر مثل پاینیر و سول ملٹری گزٹ نے اس اجتماع خسوف و
کسوف کو متشکل باشکال عجیبہ و صور غریبہ کر کر لکھا ہے جس سے ثابت ہے کہ یہ خسوف و کسوف
ایک نئی شکل اور جدید ہیئت سے واقع ہوا ہے تو ایک طرح کا خرق عادت بھی اس اجتماع
مین حاصل ہوگیا اور پھر یہ کتنا بڑا خرق عادت ہے کہ ابتدائے پیدائش زمین و آسمان سے یہ اجتماع کذائی
ماہ رمضان المبارک مین کسی مبعوث من اللہ اور مہدی کی اثبات مہدویت کے واسطے واقع
نہین ہوا ومن ادعی فعلیہ البیان دیگر گذارش یہ ہے کہ اسبارہ مین آپ خود متکفل
جواب کیون نہین ہوتے جو حیلہ و حوالہ انشاء اللہ وغیرہ کا ہونے لگا باوجودیکہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۲
صفحہ ۲۱ مین یہ تمام کام آپنے خود اپنے ذمہ لیلیا ہے (اس خدمت کو اسی عاجز کے سپرد
کردین اور خود اس سے الگ دوش ہو رہین خاکسار اُس کے الزام و افحام کے طریق سے بخوبی
واقف ہو چکا ہے آخر تک) آپ کی حرکات و سکنات مین ایسا تہافت اور تعارض
کیون ہے اور یہ حالت یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ابھی سے کیون پیدا
ہوگئی اب بھی تدبر سے اپنی حالت کی اصلاح کرو ورنہ ہلاکت درپیش ہے (۱۲) مہدی (۱۲)
خیالی کے بارہ مین جو احادیث وارد ہین وہ اکثر مجروح و مقدوح و مضطرب ہین الا ماشاء اللہ
اور صحیحین مین مہدی موعود خیالی کا کہین پتہ و نشان نہین پھر یہ احادیث ضعاف باوجودیکہ
متعارض و متناقض بھی ہین کیون تسلیم کیجاتی ہین باوجودیکہ لا المہدی الا عیسیٰ
بن مریم بھی موجود ہے اور یہ حدیث دارقطنی جسکا مصداق بھی واقع ہوگیا اور مطابق
قرآن مجید بھی ہے اور کوئی دوسری حدیث اس کے متعارض بھی نہین اور تخمینا ایک ہزار
برس کی کتاب مؤلف مین وہ لکھی ہوئی تھی کیون نہین قبول کیجاتی تلک اذا قسمۃ

ضروری شاید یہین وجہ ہو کہ آپ بہی مہدی خیالی کے قائل نہین ہہے اگر اس سے انکار
(۱۳) کروگے تو ہمارے پاس اس کا ثبوت موجود ہے (۱۳) آئمہ نقاد فن حدیث اور وہ بہی
دارقطنی جیسا امام ناقد بصیر فن حدیث کا علیم و خبیر جس حدیث پر سکوت کرے کیا ایسی حدیث
مسکوت عنہ آپکے نزدیک ضعیف ہوتی ہے اندرین صورت ان مقتداؤن آئمہ حدیث کا
کیا اعتماد اور اعتبار رہا بلکہ علم حدیث ہی بموجب آپکے زعم کے امن جاتا رہا انا للہ وانا الیہ
راجعون کہ علم حدیث آپکے نزدیک سب گاؤ خورد ہوگیا اسبارہ مین جو کچہہ آپکا مختار ہو
(۱۴) مبرہن طور پر باتفاق علماء اصول حدیث بیان کیا جاوے - (۱۴) تعلیمات اسلامی خصوصا
اخبار پیشین گوئی مین محکمات اور متشابہات مثل آیات قرآنی کے دونون پائی جاتی ہین یا نہین
مراد سائل کی محکمات سے وہ نصوص ہین جو بدلائل واضحہ متعین المعنی ہون اور متشابہات سے
مراد ذوالوجہین یا ذوالوجوہ ہے - اب سوال یہ ہے کہ آپکے نزدیک متشابہات کا رد کرنا طرف محکمات
کے ضروریات سے ہی یا ضرور نہین اور اس رد کے واسطے کچہہ رسوخ علم کا ہونا بہی ضروری ہے
یا نہین یعنی علاوہ راسخین کے عوام علما بہی اس تک پہنچ سکتے ہین اسباب مین جو کچہہ آپ کا
مختار ہو برہان سے بیان فرمایا جاوے ولنعم ثانی آپ سے جواب طلب ہے ان شواہد عشرہ کا جو ہم
اول حصہ اعلام الناس مین لکہہ آئے ہین اور یہ بہی بدلیل بیان کیا جاوے کہ جب کوئی
پیشین گوئی ذوالوجہین و ذو معنیین کسی ایک وجہ پر واقع ہوجاوے تو اسکی تکذیب کی
(۱۵) کیا وجہ ہے (۱۵) اگر آپکے نزدیک حدیث دارقطنی ضعیف ہے یعنی اسناد کی
روسے تو کیا مضمون حدیث بہی غلط ہے اندرین صورت آپ پر ضرور ہے کہ تغلیط مضمون کی
کسی واقعہ تاریخیہ معتبرہ سے ثابت کیجاوے کیونکہ بالاجمال مضمون حدیث کا قرآن مجید سورہ
قیامت مین بہی مذکور ہوچکا ہے اور یہ حدیث اس اجمال کی بیان واقع ہوئی ہے اور ضعف
اسناد حدیث کا مستلزم غلطی مضمون حدیث کو نہین ہوتا ہے کما لا یخفی علی ذوی البصائر
(۱۶) (۱۶) اس پیشین گوئی عظیم الشان کا ٹہیک تیرہ سو برس کے بعد واقع ہونا آپکے نزدیک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے یا نہین اگر ہے تو پہر حضرت مرزا صاحب کی مہدویت
بہی ثابت ہوگئی اور مخالفین اسلام پر بہی ثبوت حقیت نبوۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ

علیہ وسلم صحت روشن سے ہو گیا ~ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دوکار۔ اور اگر
آپ اس پیشگوئی کے وقوع کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تسلیم نہیں کرتے
تو کیا وجہ کوئی وجہ اس کی نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اگر تسلیم ہی کیا جاوے کہ یہ پیشین گوئی حدیث
مرفوع حکماً نہیں ایک الہام یا کشف واضح امام محمد باقر علیہ السلام کا ہی ہے لیکن یہ تو مسلمات
سے ہے کہ کرامت کسی ولی یا امام امت کی جو متبع اپنے نبی کا ہوتا ہے معجزہ نبی کا
ہی ہوا کرتا ہے تو پھر بھی معجزہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گیا اور پھر ہمان آش در
کاسہ لازم آیا یعنی حضرت اقدس مرزا صاحب کی مہدویت بھی اس سے ثابت ہو گئی ورنہ نشان
کسی دوسرے مدعی مہدویت ومجددیت کا مع سامان تجدید دین کے اس صدی چہاردہم میں بتلاؤ
جو آپ کو بھی مسلم ہو اور یاد کرو حدیث اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی
رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا (۱۷) بعض آپ کے ہم مسلک
کہتے ہیں کہ یہ اجتماع خسوف ولسوف رمضان میں جو ہوا اگر ہم تسلیم بھی کر لیں
کہ مہدی موعود کی امارات بینہ سے ہی ہے مگر اس سے یہ کب لازم آیا کہ مرزا صاحب ہی مسیح
موعود میں ہو سکتا ہے کہ مہدی موعود پیدا ہو گئے ہوں اور چالیس برس کی عمر میں دعوائے
مہدویت کریں۔ اگر آپ بھی اس قول میں ان کے شریک ہیں تو پھر فرمائیے کہ اس حدیث
متفق علیہ کے کیا معنی ہوں گے اِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ۔
اور ہمارے مسلک پر تو مطلب صاف ہے کیونکہ یہ دونوں نشان خسوف وکسوف حسب
احادیث صحاح کے واسطے تخویف وانذار اہل طغیان وعصیان کے ظاہر ہوتے ہیں تو واسطے
فیصلہ کرنے کے درمیان مہدی موعود اور اس کے مخالفین معاندین ومکفرین کے واقع ہوئے جس سے مخالفین
معاندین کو تخویف وانذار حاصل ہو اور لام انتفاع سے جو اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ میں
واقع ہے یعنی مہدی موعود وفیصلہ ہونا ثابت ہوا وہو المدعا۔ اہل عقل جانتے ہیں کہ ہر ایک ذرہ
ذرات صحیفہ کائنات کا اللہ تعالیٰ اور اس کے راستہ کی طرف طرح طرح سے رہبری کر رہا ہے
~ وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَهٗ اٰيَةٌ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ وَاحِدٌ تنبیہ
ناظرین غور فرماویں لفظ اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا میں جو اشارہ کرتا ہے اثبات پر کہ اس امت میں

(حاشیہ:) (۱۷) رواہ الحاکم والبیہقی فی المدخل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مہدی یعنی مجدد کثرت سے ہون گے لیکن ہمارا مہدی جو ایک شان خاص رکھے گا اور موعود ہے
جسکو ہم بسبب عظمت شان کے اپنی طرف منسوب کرتے ہین اُسکے ثبوت حقیت کے لیے دو
آسمانی نشان ہین آخر حدیث تک۔ (۱۸) اسباب انقلابات اور موجبات تغیرات
عالم کے آپکے نزدیک صرف وہی اسباب ہین جو فلاسفرون اور نیچریون کے نزدیک ہین
یا خیر و شر ہدایت و ضلالت ایمان و عصیان بنی آدم اور ملکفین کو بھی اسمین کچھ دخل ہے
بشق اول اُن نصوص بینہ کے کیا معنی ہون گے جنہین ان تغیرات اور حوادث کو مربوط
کیا ہے بما کسبت ایدی الناس کے ساتھ۔ اور بشق ثانی جب کہ یہ اجتماع
خسوف و کسوف کا بموجب ایما اور منشا حدیثون کے تہدید شدید کے ساتھ مخوف اور
منذر ہے تو پھر آپنے باوجود دعوے اتقا و علم کے اس نزاع عظیم الشان بین المسلمین مین
جو آپ کیطرف سے واقع ہو رہا ہے خوف و خشیت الٰہی پیدا کر کر خود تدبر اور غور کیون نہین
کیا اور بعد تخویف آسمانی کے بھی اس میدان کربلا مین اب خائف اور متقی ہو کر داخل ہوئے

کور کورانہ مرو در کربلا   تا نیفتی اچو حسین اندر بلا

پھر حیلہ و حوالہ مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الغنی پر کیون کیا باوجودیکہ بانی مبانی سبب ان
نزاعون کے اصل مین آپ ہی ہین اور اس خدمت کا عہدہ صرف آپ ہی کا فرض منصب اور
ڈیوٹی ہو گیا ہے پھر یہ حیلہ و حوالہ کیون ہے ولنعم ما قیل ؎ کار پاکان روشنی دگرمی ہست ہا
کار دونان حیلہ و مبیشرمی ہست ہا (۱۹) آپکے نزدیک اصطلاحات حدیث مثل صحیح حسن ضعیف
وغیرہ کے اپنی اپنی شرائط قرار دادہ کے بموجب باعتبار اسناد کے ہین یا جو حدیث باعتبار
اسناد کے غیر صحیح ہو وہ نفس الامر مین بھی غلط یا موضوع ہو جاتی ہے۔ بشق اول کب ضروری ہے
کہ غیر صحیح حدیث متمسک بہا نہ ہو احادیث حسان بلکہ بعض کے نزدیک احادیث ضعاف
پر بھی دار و مدار اکثر حصہ اسلام کا ہے اور اکثر فضائل احکام اسلامیہ منوط باحادیث ضعاف ہی
ہین جو واسطے نجات آخرت کی اُنپر جمہور اسلام کا عمل در آمد ہو رہا ہے پھر آپکا اس حدیث کو یہ
کہدینا کہ غیر صحیح ہے ایک دجل عام فریب ہے یا نہین ہے ذرہ انصاف
اور تقوی سے اسکا جواب دو۔ اور پھر یہ بھی لحاظ رہے کہ متکلمین نے جو مسئلہ مہدی کو عقائد

مین داخل کرلیا ہے اسکی احادیث پہلی آپکے نزدیک ضعیف نہین - اور بشق ثانی تمام
آئمہ محدثین جنہوں نے اپنی کتب حدیث مین احادیث حسان اور ضعاف کو بھر کر رکھا ہی آپکے
نزدیک مرتکب صدہا محرمات کے ہوگئے کیونکہ بحسب زعم آپکے انہوں نے صدہا حدیثین غلط
یا موضوع کتابوں مین درج کین جس سے تمام امت اغلوطات مین پڑ گئی لیکن یہ تو باتفاق غلط ہے
تو بس معلوم ہوا کہ آپنے ابھی تک ان اصطلاحات حدیث کو نہین سمجھا اور نہ ان اسرار اور
معارف تک آپکا فہم پہنچا ہے جنکے سبب آئمہ حدیث احادیث ضعاف کو اپنی کتب مین لاتے ہین
ای شیخ بطال اسناد کے ضعف سے مضمون حدیث کا ضعف یا غلط ہونا کب لازم
آتا ہے جائز ہے کہ وہ مضمون ایسا واقعی ہو کہ واقعات یقینیہ اسکی شہادت دے رہی ہون اور نیز
جائز ہے کہ عقل اس کے حسن و صدق پر قطع واجب کرتی ہو اور نیز جائز ہے کہ اسکا صدق کسی علم
یقینی ریاضی جاگرتی ہیئت وغیرہ سے ثابت ہو اور نیز جائز ہے کہ قرآن مجید اسکا مصدق
ہو اور نیز جائز ہے کہ الہام و کشوف اولیاء امت یا تجربہ و تاریخ معتبرہ اس کی مصدق
ہو گئی ہون جیسا کہ ریویو براہین مین الہام کی نسبت تو آپ بھی اس کے مقر ہین
وغیرہ وغیرہ یہی وجہ ہے کہ جملہ آئمہ کبار محدثین احادیث ضعاف کو اپنی مولفات مین لاتے ہین
انکا یہ فعل پر از حکمت لغو یا حرام نہین ہو سکتا جیسا کہ آپکے مسلک کے بموجب لازم آتا ہی
اور اس امر کی مثالین تو بہت کثرت سے پائی جاتی ہین کہ کوئی حدیث ایک اسناد سے ضعیف ہے
بلکہ موضوع ہی دوسری اسناد سے صحیح یا حسن ہو گئی ہے پھر جبکہ غیر صحیح حدیث کی یہ شان ہی جو بطور
اختصار اوپر لکھی گئی تو اب آپ کا اس حدیث دارقطنی کو غیر صحیح لکھکر ٹال دینا ایک فریب اور
دجل عظیم نہین تو اور کیا ہے (۲۰) جس حدیث کی تضعیف پر آئمہ فن نے سکوت کیا ہی
متاخرین اگر کتب اسماء الرجال کو دیکھکر حدیث پر جرح و قدح کر دیتے ہین کیا متاخرین کی اس
جرح و قدح سے وہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے اور کیا ہم آئمہ فن حدیث پر یہ تہمت لگا سکتے ہین
کہ باوجود مجروح ہونے رواۃ کے انہوں نے ضعف حدیث پر اطلاع نہین دی اور باوجود مقتدا
اور امام فن ہونیکے اپنے فرض منصب کو ادا نہین کیا یا درصورت سکوت آئمہ فن یہ سوء ظن انپر
نہین کر سکتے اگرچہ کوئی راوی اسناد کا ضعیف بھی نکل آوے کیونکہ آئمہ فن نے جس حدیث

کے اظہار ضعف سے سکوت کیا ہو انہوں نے دیگر قرائن اور ادلہ سے اسکی تصحیح کرلی ہو ورنہ ہرگز سکوت نہ کرتے لشق اول ہم کہتے ہین کہ بعض روات اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی صحیح بخاری کے بہی ایسی مجروح ہین کہ زیغ مذہب خروج یا رفض مین مطعون ہین پہر بغیر اختیار کیئے ہوے شق ثانی کے کیا وجہہ ہے جو اصح الکتب اپنے مرتبہ صحت سے پر باقی رہی بینوا توجروا (۱۳) آپکے نزدیک مسیح موعود یا مہدی مسعود جو آنیوالا ہے اسکی تصدیق نظریات سے ہے یا بدیہیات سے لشق اول بیان فرمایا جاوے کہ اس کے حصول تصدیق کے واسطے کون کون سے اصول اور قواعد یعنی مقدمات ہین جنکی ترتیب سے یہ تصدیق نظری حاصل ہوجاوے اور جبکہ آپکا مسیح موعود اور مہدی خیالی آویگا تو اسکی تصدیق آپ کیونکر حاصل کرینگے کیونکہ آپنے نہ مسیح کو حیات اولی مین دیکہا ہے جو پہچان سکین اور نہ مہدی کے لیئے کوئی ایسا معرف جامع و مانع موجود ہے جس سے ہمکو اسکا تصور حاصل و معلوم ہوجاوے یہ امر بہتر طور پر بیان فرمایا جاوے کیونکہ ابھی تک آپنے رسائل اشاعۃ السنہ مین کوئی بیان جامع و مانع معلوم تصوری یا تصدیقی ذکر نہین کیا جسکے ذریعہ سے مسیح موعود اور مہدی مسعود خیالی کی تصدیق منتظرین کو اپنے وقت پر معلوم و حاصل ہوجاوے اور یہ بہی ارشاد ہو کہ اسوقت مین آپ دوسرے لوگون کو نظر و غور کرنے سے کیون روکتے ہین کیونکہ اسصورت مین تو تصدیق اسکی نظریات سے ہے جسکے مکلف سب اہل عقل ہین بلکہ آپ جیسے رفارمر پر تو ضروری تہا کہ سب کو نظر و غور کرنیکی تاکید فرماتے آپنے اول سے اول بلا غور فتوی تکفیر کا لکہہ مارا اور بغیر نظر و غور کیئے ہوے مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ ہوگئے سلمنا کہ آپنے نظر و غور کرلیا تھا تو بھی جائز ہے کہ بسبب نظری ہونے مسئلہ کے آپ صواب پر نہون اور آپکو خطا ہوگئی ہو اور مخالفین آپکے مصیب ہون یہ تو ادنی درجہ ہے ورنہ ہم کہتے ہین کہ جن عوام و خواص علمانے تصدیق کرلیا ہے وہ اپنی تصدیق مین بالضرور مصیب ہین کیونکہ انہون نے بعد نظر اور غور کامل کے تصدیق کی ہے کیونکہ انسان کی جبلت ہے کہ کسی مسئلہ نظری کو جو جدید پیش آجاتا ہے اسکو بعد نظر اور غور کامل کے ہی قبول اور تسلیم کیا کرتا ہے نہ بلا تامل ہان انکار مین البتہ یہ صورت پیش آجاتی ہے کہ نظر اور غور کامل اکثر نہین کیجاتی دیکھو تمام انبیا اور انکے مخالفین کی

ہوا شیخ عمری کو سمجھنا کہ مصدقین اپنے اجتہاد میں خطا پر ہیں لیکن وہ جناب الٰہی میں ماخوذ نہ ہونگے کیونکہ انہوں نے مخبر صادق کی ایک پیشین گوئی کو بعد نظر کامل کے تصدیق کیا، اور مخالفین نے اسکی تکذیب بلا تامل کر دی قال اللہ تعالیٰ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّا

اور شق ثانی یعنی اگر بدیہی ہے تو پھر اُن کی تصدیق کے واسطے مکلف ہونیکے کیا معنی کیونکہ بدیہیات کی تصدیق و تسلیم میں کوئی اجر و ثواب نہیں ہوتا ہے دیکھو چاند سورج زمین آسمان جو مشاہد ہونیکے سبب بدیہی ہیں اُنپر ایمان لانے سے کچھ اجر و ثواب نہیں ہے، اور اسصورت میں یہ بھی سوال ہے کہ جملہ انبیا حتی کہ سید الانبیاء کی تصدیق تو نظریات میں داخل رہی مسیح اور مہدی کی تصدیق بدیہیات سے کیونکر ہوگئی بینوا توجروا (۴۴) اسناد اس حدیث کی جملہ طرق کا آپنے استقرا کر لیا ہے یا نہیں بشق اول ہر ایک طریق اسناد کو محدثانہ طور پر مفصل بیان فرمایا جاوے اور جرح و توثیق رواۃ کو مشرح کیا جاوے تاکہ ضعف حدیث کا واضح ہو جاوے حجج الکرامہ میں تخریج اس حدیث کی نعیم ابن حماد اور ابو الحسن حربی اور حافظ ابو بکر ابن احمد بن الحسن اور بیہقی کیطرف منسوب کی ہے انہیں محدثین کے طرق اسناد کو مع جرح و توثیق رواۃ بیان فرمایا جاوے۔ اور بشق ثانی آپ اسکی ضعف کا حکم باوجود سکوت امام فن کے کیونکر لگا سکتے ہیں کیا آپ کی حدیث دانی امام دارقطنی صاحب سے ہی بڑھی ہوئی ہے ای شیخ بطال اگر آپ سے کسی ایک حدیث کی ہی اسناد مع جرح و توثیق رواۃ اسناد مندرجہ حدیث دریافت کی جاوے تو زبانی ہرگز ہرگز بیان نہ کر سکینگے اگر آپ کو دعویٰ ہو تو ایک جلسہ منعقد کیجئے عاجز اس جلسہ میں صحاح ستہ میں کی کسی ایک حدیث کی اسناد آپ سے دریافت کریگا اگر آپنے بشرح صدر بیان فرما دی تو میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ کو محدث جانکر حدیث متنازع فیہ کا ضعف آپکے ہی حکم سے تسلیم کر لونگا اور دس روپے شکرانہ میں پیش کرونگا اور اگر آپ سے ایک حدیث کی اسناد بھی بیان نہ ہو سکی جو بشرح صدر ہو تو آپکو اقرار کرنا پڑے گا کہ مجھسے محدثانہ طور پر ایک حدیث بھی نہیں آتی انگلی کاٹ

گر شہیدون مین داخل ہوگیا ہون اور ناحق کسی کو سارٹیفکیٹ مولویت کا اور کسی کو منشی گری کا اور
کسی کو شیخ العرب والعجم کا خطاب دے رہا ہون اور اگر آپ سے اس امر کی عہدہ برائی نہ ہو سکے تو حضرت
شیخ العرب والعجم سے ہی اس سوال کا جواب طلب فرمایا جاوے اور اگر وہ بھی عہدہ بر آ نہو سکین تو
پھر آپکو ضرور ہے کہ جن احادیث پر آئمہ فن نے سکوت کیا ہے انکی تضعیف سے باز رہو اور شرم و حیا
کو جو جزو ایمان ہے ترک نکرو اور اگر کہو کہ بعد تدوین کتب حدیث کے جو آئمہ فن انجام
دے چکے ہین ہمکو اسناد کا یاد کرنا کچھ ضروری نہین ہے صرف تبرک کے طور پر کتب مولفہ کی سناد
کسی عالم محدث سے لے لینا کافی ہے تو یاد رکھو کہ پھر تمکو یہ منصب ہی ہرگز ہرگز حاصل نہین ہو سکتا کہ جس حدیث
پر آئمہ فن نے سکوت فرمایا ہے اسکی تضعیف اپنی حکم سے کردو (۴۳) مہدی موعود کا بنی فاطمہ
سے ہونا آپکے نزدیک ضروری ہے یا نہین بشق اول ان احادیث کی کیا تاویل ہے
جنمین **مہدی کا بنی عباس سے ہونا** معلوم ہوتا ہے جو تاویل علماء سابق کر گئے ہین
وہ تسکین بخش نہین ہے اور پھر یہ سوال ہے کہ اسکا بنی فاطمہ سے ہونا صرف بذریعہ سلسلہ امہات
کے ہی کافی ہے یا سلسلہ آبا مین ہی ضروری ہے کہ بنی الحسین سے ہو اور یہ سلسلہ نسب اسکا
جو تیرہ سو یا چودہ سو برس یا زائد کا ہوگا کسی دلیل قطعی سے معلوم کیا جاویگا یا صرف بذریعہ اخبار و تواریخ
احاد ظنیات یا شکیات سے ہی ہوگا یا خاص لوگون پر وحی والہام ہوگا کہ یہ مہدی بنی فاطمہ یا بنی عباس
سے ہے اور عام کے واسطے آسمان سے آوازین آوینگی کہ یہ مہدی بنی فاطمہ یا بنی عباس سے
ہے یا ثبوت مہدویت سے ہی ثبوت نسب مانا جاویگا یا کوئی ایسی تاویل کی جاویگی جیسا کہ بعض
صحابہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور انکی ماں کو اہلبیت مین سے شمار کر لیا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اشعریون کے واسطے فرمادیا **فھم منی وانا منھم** دیکھو صحیح مسلم اور اسی طرح کا
کلام حضرت سلمان کیواسطے بھی فرمایا گیا ہے اس بارہ مین جو کچھ آپنے تحقیق کر لیا ہو مشرح بیان
فرمایا جاوے پھر ان احادیث متعلقہ نسب مین جو اضطراب ہے تو یہ احادیث مضطربہ کیونکر قابل
تمسک و دستاویز ٹھہر سکتے ہین کیا ایسے ہی اضطرابون کا نام آپنے تواتر رکھا ہے جسکو امام شوکانی
نے بھی تواتر قرار دے لیا ہے حیث قال **فتقرر بجمیع ما سقناہ فی ھذا**
ان الاحادیث الواردۃ فی المھدی المنتظر متواترۃ اور واضح ہو کہ ہم کو احادیث

مہدی کے متواتر ہونے مین کلام ہی نہ ان کے صحیح ہونے مین جو بعض محدثین کے نزدیک ہین اورلشوق ثانی ان احادیث کو جو ان کے نزدیک متواترات سے ہین کیا کیجیئے گا اس سوال کا جواب محققانہ دیا جاوے نہ مقلدانہ بتقلید امام شوکانی وغیرہ کے (۴۴) وقت مباحثہ بٹالہ جو آغاز سنہ ۱۸۹۳ع مین ہوا تھا اور آپ نے اُسکو ناتمام چہوڑ کر فرار کیا تہا چند مطالبات عاجز نے کیئے تھے انکا جواب باوجود گذر جانے مدت دراز کے آجتک آپسے نہین ہوسکا اس خط مین بالفعل برائے یاد دہانی جناب کے صرف ایک ہی مطالبہ نمبر ۲ منجملہ اُن کے لکہا جاتا ہی باقی پھر کبھی یار باقی صحبت باقی اور وہ یہ ہی کہ آپ نے کسی مجدد مشخص خاص زمانہ ماضی کا نام جو اُن علامات اور اوصاف[1] مذکورہ کے ساتہ ممتاز و متصف ہو ذکر نہین کیا جو عاجز کو اس نظر کرنیکی گنجائش ملتی کہ علماء معاصرین نے اُسکی تکفیر و تضلیل کی ہے یا نہین لہذا آپ پر یہ امر ضروری ہی کہ اُس مجدد کی تعیین فرماوین اور اُس کی مجددیت کے مدعی ہنین تا کہ اُسکی تجدید مین بھی نظر کیجاوے اور پھر اُس کے معاصرین علما کیطرف سے جو اُسکی تکفیر و تضلیل اگر ہوئی ہو نظر ڈالی جاوے اور پھر دربارہ ثبوت ولایت و مجددیت اُسکا مقابلہ مجدد حال مختلف فیہ سے کیا جاوے۔ اور یہ بھی ضرور تحریر فرمایئے کہ اُس مجدد کا کمال ایمان و ولایت و نیز کمال اسلام آپکو کیونکر متیقن ہوا آیا آپکو اُسکی تجدید اور ولایت کی نسبت وحی و الہام ہوا ہے یا کسی اور دلیل ظنی یا یقینی سے اُس کے کمال ایمان اور اسلام کا تیقن تا وفات اُس کے حاصل ہوا وہ دلیل ظنی یا یقینی کونسی ہے۔ یا صرف ابتداءً حسن ظنی کے طور پر اُسکی ولایت اور مجددیت کو تسلیم کیا گیا اور پھر بعد ظہور دیگر قراین اور دلائل کے اُس کی مجددیت مرتبہ یقین قطعی کو پہنچ گئی فقط

اے ناظرین غور کرنیکی جگہ ہے کہ قریب تین سال کے گذر گئے کہ عاجز نے حضرت شیخ بٹال سے پانچ مطالبات کئے تہے منجملہ اُن کے ایک یہ بہی مطالبہ تہا مگر آجتک اس ایک مطالبہ کا جواب بہی شیخصاحب نے عطا نہین فرمایا معہذا نام اُس مباحثہ کا بطور عنوان کے یون قائم کیا ہے (بٹالہ کا مباحثہ اور اُس سے ایک حواری یعنی عاجز کی گریز) ناظرین منصفین تو خوب سمجھ گئے ہون گے کہ گریز کس کی جانب سے ہی۔ آگے رہین دجال صاحب کی تحریفات جو عاجز کے خطوط لکہتین مین کیں ہین اُسکی خبر انشاء اللہ تعالے آیندہ لیجاویگی باوجود اس لیاقت اور استعداد علمی کے

[1] یعنی وہ علامات و اوصاف خاصہ مجدد کے جو شیخصاحب نے اپنے خط مین لکہی تہی ۱۲ منہ

اب پھر مباحثہ کی درخواست ہے شرم شرم شرم لیکن عاجز باہم بعد جواب باصواب
خط ہذا اکے حاضر ہے امرتسر یا لاہور تشریف لے آئے اسا در واضح خاطر عاطر ناظرین ہو کہ
پنجم اعلام الناس یعنی ازالۃ الغبن المعنوی عن عین الملکفر البطالوی ہمارے پاس
طیار رکھا ہوا ہے لیکن جب کہ شیخ بطال نے ہماری ایک رسالہ کا جواب باوجود انقضا مدت
قریب پانچ سال کے نہین دیا تو پھر ہم اسکو شایع کر کیا کرینگے جو رسائل ہمارے دیگر علماء
مخالفین کے مقابل مین لکھے گئے ہین ہم اُس کا جواب شیخ بطال سے طلب نہین کرتے
اُن کی مخاطب وہی علماء مخالفین سہی لیکن جو رسایل خاصکر اس بطال کے ابطال مین
لکھے گئے ہین اُنکو یا تو تصدیق کرے ورنہ درصورت تکذیب بدلائل جواب لکھے (۲۵)
بشارات حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب بیبل مین باوجود محرف ہونیکی اتبک
پائی جاتی ہین اور اتبک انپر باب مین بہت روشن اور واضح ہین پہر ہمارا سوال یہ ہے کہ علماء
یہود و نصاری کو اُن بشارات تو ہمین کیا کیا شبہات پیش آئے تھے جو اُنکو تصدیق نبوت حضرت
رسالت مآب سے مانع رہی اور وہ کون کون سی شبہات ہین جو اتبک تصدیق نبوت حضرت
خاتم النبین سے اُنکے سنگ راہ ہین اُن شبہات مین سے چند شبہات بیان فرما کر اُنکا دفع فرمایا جاوے
اور علی ہذا القیاس حضرت عیسی کی نبوت مین جو شبہات یہود کو وارد ہوے اُنکی تقریر کر کر
بہی اُنکا دفعیہ کیا جاوے تاکہ اس امت کیواسطے ایک جنرل رول مانند آجاوے جس سے
پیشگوئیاں حضرت مخبر صادق کی تصدیق مین غلطی واقع نہ ہووے ہماری علت غائی پہلے
ہو چکی اور مہدی مسعود کی تصدیق سے صرف اندنون مجدد و نکی تصدیق
ہی نہین بلکہ مقصود اعظم تو اس جملہ مناظرات اور اختلافات سے یہ ہے کہ ہمارے مخبر صادق علیہ السلام
نے جو قیامت تک کے امور مہمہ بطور پیشگوئی ارشاد فرمائے ہین اُنکی تصدیق ہو جاوے لہذا اس
جنرل رول کے وضع سے آپکو بڑا اجر اور ثواب ہوگا اور نیز امت پر آپ کا احسان ہوگا ورنہ
یاد رکھو کہ اید ہر سے تو جملہ اصول اور قواعد ایسے ممہد ہو چکے ہین کہ درصورت آپکی تکذیب کے
آپ کو بجز حسرت اور افسوس کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا (۲۶) بذریعہ دریافت کرنی مجہولات
کا آپکے نزدیک بہی معلوم ہی ہون گے کیونکہ کشف والہام تو خواص کو ہی ہوا کرتا ہے

(۲۵)

(۲۶)

نہ ہر ایک شخصکو پہر آپ کے نزدیک کونسی ایسی معلومات خاصہ ہین جنکی ذریعہ سے مسیح موعود اور مہدی منتظر کی تصدیق جو مجہول ہی معلوم ہوسکتی ہو پہلے تمام متقدمین آئمہ حدیث اور علما رکبار نے تو سوا دیگر علامات کثیرہ کے اپنی اپنی کتابوں مین جو عربی فارسی اردو زبان مین لکہی ہوئی ہین ایک بڑی علامت عظیمہ اس **اجتماع خسوف وکسوف** کو بموجب حدیث کے قرار دیہر کہا تہا جسکو آپ نے رد کردیا اور تمام محدثین اور علما رکبار کو جنہون نے اسکو ایک نشان عظیم الشان مقرر کرر کہا تہا انکا خطا محض ہر ہونا مان لیا استلزاما یہی العجب کل العجب کہ قبل وقوع اس نشان عظیم الشان کے اکثر علما جلسون مین بیان کرتی تہی کہ مہدی موعود کی تصدیق دعوے کیلئے یہ نشان بہی واقع ہوگا لیکن جب یہ نشان واقع ہوگیا تو اب مخالفین علما نے اس نشان کے ذکر سے بہی مہر سکوت اپنی منہ پر لگالی ہے اور مصداق **کانهم لا يعلمون** کی بنگئی ہین اے شیخ **بطال** نشانون کی تکذیب مین یہی تو طریقہ یہود کا تہا فرمایا اللہ تعالی نے **ولما جاءهم رسول من عند الله مصدق لما معهم نبذ فريق من الذين اوتوا الكتب كتب الله وراء ظهورهم كانهم لا يعلمون ۔ وغير ذلك من الايات الكثيرة آمدم بر سر مطلب** ای شیخصاحب آپ پر ضروری ہے کہ کسی اور جنرل رول کی تجدید فرمائی جاوے ورنہ بہلا ورہ انصاف تو فرمائے کہ پہلے علما ر محدثین کا سب ساختہ پرداختہ تو آپنے رد کردیا اور کوئی جدید تجویز کسی قاعدہ اور اصل کی اس کے عوض مین ابہی تک آپنے ارشاد نہین فرمائی تو **ضلوا فاضلوا** کے مصداق مین آپ داخل ہوے یا نہین ہوا تو جزا

(۴۷) خروج یاجوج ماجوج کا جو علامات مہدی ومسیح موعود سے تہا کامل طور پر واقع ہورہا ہے چنانچہ عاجز نے اپنے رسائل مثل **القسطاس المستقیم** وغیرہ مین کتب بیبل اور تواریخ وغیرہ سے ایسا ثابت کردیا ہے کہ اب خروج انکا بمنزلہ مشاہدہ کسوف اور خسوف واقعہ کے ہوگیا ہے بلکہ ایک وجہ کر کر خسوف اور کسوف سے بہی زیادہ ہے کیونکہ وہ تو ایک دفعہ واقع ہوچکا اور ماضی ہوگیا لیکن یہ خروج یاجوج وماجوج کا ہر وقت منتشر اور مشاہدہ ہورہا ہے اب سوال یہ ہے کہ خروج یاجوج وماجوج مین جو احادیث صحاح وارد ہین کیا وہ بہی آپکے نزدیک مثل حدیث کسوف وخسوف کے غیر صحیح ہین ہان مجہے خوب یاد آیا کہ ان یاجوج ماجوج

کان اتنی بڑے بڑے نہین ہین جو ایک کان کو لحاف بنا لین اور دوسرے کان کو بچھونا اور نیز
اُن کے قد و قامت درخت اوز کی برابر نہین وغیر ذالک من الصفات الواردۃ اور النصوص
تحمل علی ظواہرہا قاعدہ مسلمہ ہے لہذا خواہ قرآن مجید کے سیاق و سباق سے انکی موقع
اور محل کا ثبوت دیا جاوے تو بہی تسلیم نہین ہوگا۔ خواہ بائبل اور تواریخ معتبرہ سے ثبوت دو
توبھی قبول نہین تفاسیر سے ثابت کرو توبھی نہین مانا جاویگا جغرافیہ پیش کرو تو بہی دہی
لا نسلم موجود ہے کتب طبیات نظریہ مثل تذکرہ داود انطاکی یا مفرح القلوب کا حوالہ دو
تو وہی لا نسلم موجود ہے علم انساب سے ثابت کرو توبھی نہ مانا جاویگا انا للہ و انا الیہ
راجعون ای شیخ بطال اگر ایسی ہی ظاہر پرستی الفاظ کی رہی تو پہر ایکدن تکذیب قرآن مجید
کی بہی تو کر دیگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کوئی کافر ایسا نہین گذرا کہ جسکی سونڈ نہین
گذرا پہر سنسمہ علی الخرطوم نعوذ باللہ غلط ہو گیا علی القیاس صدہا وہ مجازات
جنکو ہمنے مفصل طور پر تحذیر مین بیان کیا ہے سب غلط ہو گئے بلکہ اکثر علوم مثل علم
تشبیہ استعارہ اور علم امور عالم مثال و برزخ و عالم تعبیر رویا سب ضائع ہو گئے۔ پہر اب
مین دریافت کرتا ہون کہ اس مدت چار پانچ سال مین تونے اپنے اشاعت السنہ مین دین
باب کیا کیا تحقیق کیا ہے کچہہ تو اس خط کے جواب مین محرر کر دے یا اس خط کے جواب مین بہی
صوفی عبد الحق اور ثناء اللہ کا ہی حیلہ و حوالہ کیا جاویگا تیری مثل اب وہی ہو گئی ہے کہ کسی
صاحب زادے کو اسکی دادا ملا کے پاس واسطے پڑہانیکے مکتب مین لیگئی ملانے لڑکے کا
نام ہر چند دریافت کیا مگر انہین دنون نطق کب تہی جو جواب دیتے بالآخر لسود کر اور زور کر
کہتے ہین کہ نام تو دادا ہی بتلا دیویگی ۔ مجکو تعجب آتا ہے اُن بقیہ خریداران اشاعت
السنہ سے کہ کس علم کی تحصیل کے واسطے ابہی تک وہ اشاعت السنہ کو خریدے چلے جاتے
ہین سوا سب و شتم اور الفاظ کذاب دجال کادیانی وغیرہ کے کون کونسی بحث علمی اب
اس مین درج کی جاتی ہے ای شیخ بطال اب بہی سمجہہ جا اور ایسی حرکات سے باز آجا
ورنہ تیرے واسطے بڑی خواری اور ذلت درپیش ہے لیہلک من ہلک عن
بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ مراد ہلاکت سے صرف یہ ہے کہ شیخ بطال کے اپنے

کوئی دلیل نہین ہے یہ جتنا طاعرض لیا گیا ہے مبادا کہین عدالت مین نالشی ہوکر اور ناکامی
اور رسوائی حاصل کرو فقط (۴۸) آیات مجمل قرآن مجید کا بیان حدیث ضعیف سے
ہوسکتا ہے یا نہین بشق اول سلمنا کہ حدیث دارقطنی در بارہ خسوف وکسوف غیر صحیح
ہے خواہ حسن ہو یا ضعیف ہی سہی سوال یہ ہے کہ یہ حدیث مبین آیت خسف القمر
وجمع الشمس والقمر کی آپکے نزدیک ہوسکتی ہے یا نہین شق اول تو عین مدعا ہے اور
آپکے لئے آیت یقول الانسان یومئذ این المفر بہی موجود ہے اور بشق
ثانی کیا وجہہ وجیہہ اسکی ہے کہ دوسری تفسیرین باوجود اُن کے مخالف ہونے کے دلائل
قطعیہ عقلیہ کے ساتھ اس حدیث پر (جو مفسر اور مبین مجمل قرآن کے واقع ہوئی ہے) مقدم
کیجاوین خصوصاً جبکہ امام دارقطنی نے اپنے سکوت سے اس حدیث کی صحت کیطرف بہی اشارہ
کردیا ہے اس مسئلہ کو بہی دلائل واضحہ سے بیان فرمایا جاوے معہ نقض اُن دلائل کے جو حضرت
اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ نور الحق حصہ دوم مین تحریر

(۴۹)

فرمائے ہین (۴۹) جبکہ ثبوت کسی شئے کا کسی دلیل روشن سے ہوجاوے تب بہی اُس کی
تصدیق کے لئے آپکے نزدیک حالت منتظرہ ہے باقی رہتی ہے یا نہین باقی رہتی اور ضرورت
کثرت ادلہ یا تمام اسکی ادلہ کے نہین ہوتی ہے ۔ بشق اول صحابہ سابق الایمان جنہون نے
بڑے جوش اور اخلاص سے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاہی تصدیق کرلیا تہا
اور جملہ دلائل النبوۃ کے واقع ہونیکا انتظار نکیا تہا کیا وہ آپکے نزدیک غلطی پر تہے کیونکہ صدہا
دلائل النبوۃ اون کے ایمان لانے کی بعد واقع ہوئین بلکہ ہر زمانہ مین اب تک واقع ہوتی ہین اور قیامت تک واقع ہوتی رہینگی
اور پہر ان سابق الایمان صحابہ کی فضیلت اُن لوگوں پر جو بعد دیکہنے بہت سے دلائل النبوۃ کے ایمان
لائے عند اللہ کیون محقق ہوگئے ۔ اور بشق ثانی باوجودیکہ آپنے بہت سے دلائل سے اس امام کی
مجددیت وملہمیت اور محدثیت کو ثابت کرلیا تہا پہر کیون مکذب ہوگئے حالانکہ اسکی صحبت مین بہی
رہے تھے اور اسکی سوانح عمری سے بہی اس قدر واقف تہے کہ بموجب خود آپکے اقرار او
زعم کے دوسرا کوئی واقف بہی نہ تہا یہ سب امور بڑے مؤید اسکے ہین کہ اس کے دعوی مجددیت
اور مسیح موعود ہونیکو تسلیم وتصدیق کرتے نہ تکذیب اور جو شبہات اور شکوک ابتداً اس کے

آپ کو پیدا آپکے ہیں وہ اوہن عن بیت العنکبوت ہاہین جنکا تارو پود عاجزنے بحولہ وقوتہ اپنے رسائل میں بالکل ادہیڑ دیا ہے سچ سچ کہیو کہ جو عزت آپکے رسالہ اشاعت السنہ کی ہند مین پہلے تہی وہ اب بہی باقی ہے ہرگز نہین بلکہ وہ تو اب محض ردی اشاعت السنہ ہی ہوگیا ہے مہذا اب بہی آپنے اس ہدایت قرآنی کیطرف توجہ نہین کی فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ العجب کل العجب کہ اب آپ حفظ قرآن مجید کے ساتہ بڑا ہی فخر کر رہے ہین مگر افسوس کہ اس سے کچہہ فائدہ نہین اٹہاسکتے۔ صدق رسوله الكريم لا يجاوز حناجرهم ان مسائل کی تکذیب مین جو طریقہ آپنے اختیار کیا ہے بجنسہ وہی طریقہ یہود کا تہا قال الله تعالى أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

(۳۰) جس مجدد وملہم ولی مسلم کے واسطے جواب غیر مسلم ہوگیا ایک حدیث ضعیف نے ہی ایسا فیصلہ منفصلہ کردیا کہ دو آسمانی نشان اسکی تصدیق کے واسطے دو جرمون عظیم الشان مین ظاہر ہوگئی اور اسکے مخالفین کے واسطے کوئی نشان ظاہر نہین ہوا حتی کہ کسی فہرست کی بڑکی بموجب بہی کسی ایک جبل یا کوہی نے بہی آسمان سے بخال نہین کیا اب سوال یہ ہے کہ ان دونوںمین سے حقیت کا پلہ کس کا غالب رہیگا بہوا تو جوا ہان مجہکو خوب یاد آیا کہ پہلے اولیا ءاللہ مخالفین علما کے لئے بہی کچہہ الہام لکہہ گئی ہین مگر وہ صرف اس قدر ہے کہ اس مجدد کیوقت مین آپ صاحبونکو شغلہ تکفیر کا بحکم قضا و قدر عنایت ہوگا اور خطاب مکفر کا مرحمت کیا جاویگا ولبس سو یہ پیشین گوئی بہی پوری ہوچکی مگر یہ وردی تکفیر کی بموجب اس حدیث کے جسکو عاجز اوائل تحریر مین لکہہ آیا ہے صرف دجالین امت کو پہنائی جاویگی جسکے افسر کلان آپ ہین (۳۱) اس مسئلہ مہدی اور مسیح مین درمیان رافضیون اور اہلسنت کے کیا فرق ہے رافضیون نے اپنے امام مہدی کو زندہ قرار دیکر غار سر دابہ سر من رای مین بٹہا رکہا ہے اور آپ صاحبون نے حضرت عیسی کو زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑہا رکہا ہے ہان آپ مین اتنی بڑائی ہے کہ خلاف قانون مقررہ قرآنی کے آپنے ایک نبی کو بجسد عنصری آسمان پر بٹہا دیا اور صدہا مفاسد عقلی اور نقلی کے مورد بنگئے

اور رافضیون نے موافق قانون قرآنی کے جو ثمّ اماتہ فاقبرہ ہے ایک امام کو غار مین زمین کے چھپا دیا اور پھر تمھاری ادلہ ادلہ سے بڑھکر اُن کے ادلہ موجود ہین پھر معہذا امام مہدی کو زندہ نہ ماننا اور حضرت عیسی کی حیات کا قائل ہونا ایک ترجیح بلا مرجح نہین تو اور کیا ہے جو عند العقلا جائز نہین پھر ایسے فاسد خیالونکا قائل ہو کر صدہا مفاسد عقلی اور نقلی مین مبتلا ہونا اچھا ہے یا سیدہی اور واقعی بات یہ ٹھیک ہے کہ امام شیعون کے فوت ہو کر غار سر من رای مین دفن ہو گئے ہین اور حضرت عیسی فوت ہو کر علی زعم انف الیہود رفع روحانی کے ساتھ جو رفع الی اللہ ہے آسمان دوم پر قائم کئے گئے ہین اور حضرت یحیی کا رفع الے اللہ بہی اسی قدر ہے اور بعض انبیاء کا رفع اس سے کم و زیادہ بھی ہے جیسا کہ حدیث معراج سے ثابت ہے آگے رہا نزول و بعث حضرت مہدی اور مسیح موعود کا اُسکا سیدہا مطلب یہ ہے کہ کوئی مجدد ایسا آویگا جو طبیعت اور قوت مین مہدی اور مسیح ہوگا جیسا کہ حضرت عیسی نے نزول ایلیا کی نسبت فیصلہ کر دیا فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون چنانچہ یہ سب کچھ ہم نے اپنے رسایل مین دلائل بینہ سے مبرہن اور ثابت کر دیا ہے یاد کرو امامكم منكم ـ اور لا المهدى الا عيسى بن مريم رواه الحاكم في المستدرك کو اور حیات دونون صاحبون کی وہ حیات طیبہ روحانی ہے جو آیت ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون مین مذکور ہے

(۳۴) دلیل (۳۴) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حصہ دوم نور الحق مین اونچاس محاورات احادیث سے اور نیز کتب لغات عربیہ معتبرہ سے ثبوت مین ثابت کر دیا کہ اوائل تین رات مین کسی ماہ قمری کے ہلال پر اطلاق لفظ قمر کا نہین ہو سکتا بلکہ یہ اطلاق بالکل غلط ہے اور تمام عرب کا اسپر اتفاق بہی ثابت کیا گیا ہے اس کا جواب مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الحق نے کیا دیا ہے اگر آپ سے اسکا جواب نہ ہو سکے تو انہین سے استفاضہ کر کر جواب شافی مرحمت فرمایا جاوے اور اگر اُن سے بہی جواب نہ بن پڑے تو حضرت شیخ العرب والعجم سے دریافت کیا جاوے بلکہ آپ کو اجازت دیجاتی ہے کہ جملہ مکفرین سے مدد لی جاوے

وَادْعُوا شُہَدَاءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر کسی سے
بھی اسکا جواب نہ ہوسکا تو پھر آئندہ اشاعت الشہر لکھنا لکھانا موقوف کردیا جاوے اے
شیخ بطال تجھکو ذرہ بھر شرم بھی نہیں رہی ہماری کسی الہیات کا جواب تجھسے نہیں ہو سکتا
اور پھر بھی مباحثہ کی درخواست چلی جاتی ہے شرم شرم شرم اے شیخ
بطال تونے بڑے دہوکے دیکر خطاب مولویت کا ہمسے لیا تہا مگر بالآخر معلوم ہوا
کہ تو منشی بھی نہیں ہے اور ہرگز ہرگز اب ہم تجھکو منشی کا خطاب بھی نہیں دیسکتے
بلکہ اب تو شیخ ہونے مین بھی بڑا کلام ہے جو آئندہ ظاہر کیا جاویگا۔ (۲۳) آپ کے
نزدیک پادریان نصاریٰ مسیح الدجال ہین یا نہین بشق اول ان کے فتنہ مذہبی کے
دفع کیلئے کوئی مسیح بن مریم موعود جو مہلک دجال ہو موجود ہے یا نہین بصورت اول
مین اس مسیح ابن مریم کا پتہ اور نشان دیا جاوے کس جگہ ہے کہان ہے کیونکہ آپ تو مسیح
ہین نہین نہ کوئی دوسرا مدعی ہے جو اس کے دعوی کی تحقیق کی جاوے اور بصورت ثانی
کیا وجہ کہ حسب الحکم قضیہ مسلمہ لکل داء دواء کے مسیح موعود آپکے مذہب
باطل کے ہلاک کرنیکے لئے اس امت مرحومہ مین ابتک نہین آیا باوجودیکہ ایک مدت
ہوگئی کہ انکا فتنہ مذہبی و شر مذہبی حد سے متجاوز ہوگیا اگر آپ کہین کہ منتظر رہو آئندہ
آویگا تو یہ وعدہ وعید آپ کا مصداق برات عاشقان برشاخ آہو کا ہے منتظرین کی
الانتظار اشد من الموت کی بلا مین مبتلا ہین اگر مسیح الدجال موجود نہ ہوتا تو منتظر
بھی رہ سکتے تھے پس اگر ہم نے بسبب ایک سخت ضرورت دینی کے ایک ایسے مجدد اور ملہم مؤید
من اللہ کو جو آپ کا بھی مسلم تہا اس مسیح دجال کے مقابلہ کے لئے اور نیز دیگر ادیان باطلہ
کے دفع شر کے لئے جو بڑے زور شور سے اب ظاہر ہورہے ہین موعود مسیح بن مریم بحکم
اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کے حسب اس کے الہامات متواترہ کے تصدیق و تسلیم کرلیا تو کیا قصور
کیا یہ تو صحابہ کرام کی سنت قدیمہ ہے کیونکہ بعد فوت حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی
تجہیز و تکفین سے بھی مقدم سمجھکر رائے اور شوریٰ سے انہون نے ایک امام اپنا بغیر
الہام کے حسب ضرورت واقعہ کے جھٹ پٹ قائم کرلیا تہا پھر بھی اہل شوریٰ انکا امامت حقہ

اور خلافت راشدہ موعود الٰہی کی مصداق ہوگیا یہانتک تو علاوہ ادلہ کتاب و سنت کے رویاء مکاشفات اولیا امت موجود اور خود اُس مجدد مسلم کے الہامات متواترہ موجود شہادات آسمانی موجود سامان تجدید موجود وغیرہ وغیرہ پھر اس مجدد کو مسیح موعود و مہدی مسعود کیونکر تسلیم نہ کیا جاوے تاہم آپ سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جب کبھی آپ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتا ہوا دکھا دوگے الٰہی ذریعہ سے شناخت قطعی بھی کرا دوگے کہ یہ اُترنیوالے وہی عیسیٰ نبی بنی اسرائیل ہیں جو تنتیس برس کی عمر میں آسمان پر چڑھ گئے تھے تو ہم اُنکی بھی تصدیق کرلیونگے بشرطیکہ وہ اس دجال کا مقابلہ بھی ایسا کریں کہ اس کے مذہب باطلہ کو ہلاک اور نیست کردیں اور کل اپنا فرض منصب ادا کریں یہانتک کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کا مصداق واقع ہوجاوے فقط اتنا ہی نہو کہ اُترتے ہی آسمان سے ایک دو خنزیروں کو قتل کردے یا کسی ایک آدھ صلیب کو توڑ ڈالے کیونکہ ایسے افعال سے کوئی فائدہ معتدبہا اسلام کو حاصل نہیں ہو سکتا پس باوجود ہمارے اس اقرار کے اور کیا ہم سے آپ چاہتے ہیں۔ اور اگر آپکے نزدیک پادریان نصاریٰ مسیح الدجال نہیں تو جن دلائل سے ہمنے اُنکو مسیح الدجال قرار دیا ہے آپنے انکا کیا جواب دیا اُن سب دلائل کو نمبروار منقوض فرمایا جاوے اور جب تک کہ اُن دلائل کا بطلان بحسب ادلہ شرع اسلام آپ ثابت نہ کریں تب تک بمقتضائے شرم و حیا میں شملہ خود بیخولی کے کسی غار میں آپ بیٹھے رہیں خبردار باہر نہ نکلیں العجب کل العجب صحابہ کرام نے ابن صیاد کی دجالی معہود ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہی حلف کیا اور یہ الفاظ قسمیں کہا ہیں کہ وَاللّٰہِ لَا اَشُکُّ اِنَّ ابْنَ الصَّیَّادِ ھُوَ الدَّجَّالُ تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو معذور رکھا اور کچھہ انکار نکیا باوجودیکہ ابن صیاد مسلمان بھی تھا اور اسمیں کوئی وصف ان اوصاف میں سے جو احادیث صحاح میں مندرج ہیں موجود نتھا اور اس قوم نصاریٰ میں تمام وہ اوصاف جو احادیث میں مذکور ہیں پائے جاتے ہیں بعض اوصاف تو ظاہری اور حقیقی طور پر اور بعض بحسب قرائن قویہ مجاز اور استعارہ کے طرز پر اور فتنہ و شر انکا ابن صیاد سے اس قدر بڑھا ہوا ہے جسکی حد و پایاں نہیں۔ ابن صیاد کا فتنہ تو ان کے فتنہ سے کوئی نسبت بھی نہیں رکھتا اور انکا پتہ و نشان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مکاشفہ تمیم داری میں مشرق

کی طرف بہ تاکید تمام ارشاد فرمایا تہا وہ بہی مشاہد بلکہ جو وجہ تسمیہ دجال کی محققین علماء نے لکہی ہے یہ قوم پادریان اُسکی مصداق کامل ہین چنانچہ فتح الباری شرح بخاری مین تحت لفظ دجال لکہا ہے هو فعال بفتح اوله والتشديد من الدجل وهو التغطية وسمي الكذاب دجالا لانه يغطي الحق بباطله ويقال دجل البعير بالقطران اذا غطاه والاناء بالذهب اذا طلاه وقال ثعلب الدجال المموه سيف مدجل اذا طلي وقال ابن دريد سمي دجالا لانه يغطي الحق بالكذب وقيل لضربه نواحي الارض ويقال دجل مخففا ومشددا اذا فعل ذلك وقيل بل قيل ذلك لانه يغطي الارض فرجع الى الاول اور اُسی مین لکہا ہے واما من اين يخرج فمن قبل المشرق جزما اور واضح ہو کہ وحدت لفظ دجال کی وحدت صنفی ہے نہ وحدت شخصی چنانچہ اسی فتح الباری مین لکہا ہے وقد وقع في تفسير البغوي ان الدجال مذكور في القرآن في قوله تعالى لخلق السموات والارض اكبر من خلق الناس وان المراد بالناس هنا الدجال من اطلاق الكل على البعض وهذه ان ثبت احسن الاجوبة فيكون من جملة ما تكفل النبي صلعم ببيانه والعلم عند الله تعالى اور یہی قوم ہے کہ بسیط الارض پر منتشر ہو چلی ہے الا الحرمین الشریفین چنانچہ فتح الباری مین لکہا ہے فانه يهلك بعد ظهوره على الارض كلها الا مكة والمدينة ثم يقصد بيت المقدس فينزل عيسى فيقتله اخرجه مسلم اور مراد قتل سے وہی ہلاک ہے از رو حجت و برہان کے نہ قتال حقیقی کیونکہ اصح الصحیح صحیح بخاری سے پہلے تمام کر چکی ہین کہ مسیح کے وقت مین حرب نہین ہوگا یاد کرو فيضع الحرب کو اور مستدرک حاکم مین ہے يخرج الدجال في نقص من الدنيا وخفة من الدين وسوء ذات بين فيرد كل منهل وتطوى له الارض الحديث وثعلبي مین ہے نیز فتح الباری مین ہے ثم يظهر بالمشرق فيعطي الخلافة ثم يظهر السحر ثم يدعي النبوة فتتفرق الناس عنه فياتي النهر فيامره ان يسيل اليه فيسيل ثم يامره ان يرجع فيرجع ثم يامره ان ييبس فييبس ويامر جبل طور وجبل زيتا ان ينتطحا فينتطحا ويامر الريح ان تثير سحابا من البحر فتمطر الارض ويخوض البحر في يوم ثلث خوضات فلا يبلغ حقويه احدى يديه اطول من الاخرى فيمدها الطويلة في البحر فتبلغ قعره فيخرج من الحيتان ما يريد ادنی غور و تامل سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جملہ صفات مذکورہ فتح الباری کی اس قوم دجال میں بخوبی موجود ہین اُنکے سحر اور طلسمات کا کوئی انتہا نہین ہر کہ و مہ پر ظاہر ہے دعوی نبوت انکا تو واضح ہی ہے

کہ جن مسائل اور امور کا کسی کتاب آسمانی مین پتہ و نشان نہین انکو شرع اور دین بنالیا ہی لعنہم اللہ وشرعوا
من الدین مالم یاذن بہ اللہ۔ تمام نہرین اور دریا اپنے قبضہ مین کر رکہی ہین جدہر کو چاہتی ہین نہرین جاری کر دیتی ہین
اور جب چاہتی ہین سمندرونکو خشک کر ڈالتی ہین دریاؤنمین غوطہ لگانا ایک رات دنمین بمقدار تہائی دن اور
رات کے انکو کچہہ دشوار نہین دیکہو سواحل دریا پر جا کر مثل مدراس بمبئی کلکتہ وغیرہ کے طاقت بحری انکی اسقدر
بڑہ گئی ہی کہ سیاحون اور جغرافیون دانو پر پوشیدہ نہین اور اگر معنی یخرج من الحیتان یا یرید کے حقیقی ہی مراد لئے
جاوین تو بہی بخوبی ثابت ہے کیونکہ بڑی بڑہی کارخانہ مچہلیون کے اب ایسی جاری ہوئے ہین کہ سمندرونمین سے
لاکہون اور کروڑون مچہلیان نکالی جاتی ہین اور اس کارخانہ کے صدہا محکمے قایم کئے گئے ہین مچہلیونکا
تیل نکالا جاتا ہی جو تمام دنیا مین اسکا استعمال ہوتا ہے اس مختصر خط مین کہانتک اسکا ذکر کیا جاوے اور مراد
جبل طور اور جبل زیتا سے اہل جبل طور اور اہل جبل زیتا ہین جیسا کہ محاورہ ہے کہ قریہ سے مراد اہل قریہ ہوتے
ہین اور انتطاح سے مراد باہمی جنگ ہے جو کسی وقت مین انہین کے امر سے ہوگی واللہ اعلم اور نیز
فتح الباری مین لکہا ہی وفی روایۃ ابی الوداک عن ابی سعید رضہ فی صفۃ عین الدجال ایضا وفیہ معہ
من کل لسان۔ اس قوم کی زبان دانی بہی ناظرین پر پوشیدہ نہین ہر ملک کی زبان سیکہتی ہین اور
کثرت سے اکثر لوگ انکے عالم الالسنہ موجود ہین حتی کہ ایک ایک زبان مروجہ بسیط الارض کی ڈکشنریان
انہون نے تصنیف کی ہین جو اہل علم پر مخفی نہین اگر کسیکو ہمارے بیان مین شک ہو تو دیکہے وہ کارخانہ
لیبریری کلکتہ بمبئی لاہور وغیرہ کو جنمین ہر ایک زبان مروجہ کی ڈکشنریان موجود ہین۔ چونکہ مسیح موعود
حضرت اقدس مرزا صاحب کو اللہ تعالی نے انکے مقابلہ کیواسطے مبعوث فرمایا ہی لہذا اس مسیح
موعود کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا ہونا بہی ضروری ہے کہ زبان **قرآن مجید**
اور زبان **اسلام یعنی عربی** کی فضیلت بلکہ **ام الالسنہ** ہونا اس کا نسبت ان کل
السنہ کے جسکو یہ قوم سیکہتی اور جانتی ہے ثابت کرے تاکہ اس بارہ مین بہی اس قوم کا لاک
منحق ہو جاوے سو **الحمد للہ** کہ اس کی بنا ابہی سے شروع ہو گئی
ہے **کتاب منن الرحمن** مین دلائل
قاطعہ اور براہین ساطعہ سے اس امر کو بخوبی
ثابت کیا گیا ہے پہر اگر ہم باوجود ہونے ان جملہ اوصاف کے اس قوم نصاری

کو دجال معہود کہین تو کیون نہین ہم معذور قرار دیے جاتے اور کیون ہماری تکفیر کیجاتی ہے ہمنے کیا کفر کیا ہے کیا شرک کیا کس کفر کے مرتکب ہوکر ان سب امور مین دجال لغوی تو آپکے نزدیک بھی یہ قوم نصاریٰ بالضرور ہوگی کیونکہ جو جو خیانتین اور تحریفات کلام الٰہی مین اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین انکی طرف منسوب کی ہین باتفاق فریقین وہ انکے مصداق پورے ہین اور لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ جو خاص تعریف دجال ہے او نپر پوری طور پر صادق آتی ہے پس ان سب امور مین تو اتباع کتاب و سنت کیا گیا ہے سنت صحابہ اور سنت خلفا راشدین پر عامل ہو کسی بدعت کے مرتکب نہین ہو بیوا تو جروا اور اگر آپ کہین کہ ان پادریان نصاریٰ مین صفت احیاء و اماتت کی حقیقی طور پر موجود نہین اور دجال موعود مین اس صفت کا ہونا ضروریات سے ہے اور بھی بعض صفات خاصہ خدائی ہین جو اسمین ہونگی تب وہ دجال موعود مانا جاویگا کیونکہ احادیث صحاح مین یہ سب امور آچکے ہین اور النصوص تحمل علی ظواھرھا مسئلہ مقررہ ہے۔ الشیخ بطال تف ہے تیرے اس دعوی مسلمانی پر کہ تونے ایک کافر دجال کو صفات خاصہ الہیہ مین شریک کردیا وہ صفات جسکو تمام قرآن مجید صفات خاصہ الٰہی قرار دیرہا ہے تو انکو دجال مین موجود ہونا مان رہا ہے حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے مناظرہ مین نمرود بادشاہ کافر کی صفت احیاء و اماتت کو صفات خاصہ الہیہ سے قرار دیاتہا اور فرمایاتہا کہ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ای بطال کم نصیب احادیث دجال مین یہ سب اوصاف بطور طلسمی یا مجازی و استعارہ کے طور پر مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہین کیونکہ ہم نے ثابت کردیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احوال دجال کو رویا مین مشاہدہ فرمایا ہے جو تعبیر طلب ہے سو طلسمی اور مجازی یا مسمریزمی طور پر یہ صفات بھی اسمین موجود ہین جیسا کہ ہمنے اپنے رسائل مین مشرح طور پر بیان کردیا ہے ای بطال یہی ہے وہ فرد کامل اس طوفان ضلالت کا جسکا اشارہ حدیث سفینہ اہل بیت مین پایا جاتا ہے اولاً ذرہ غور کر کہ اوپر تو نبی علیہ السلام نے اہل بیت کرام کو بمنزلہ سفینہ نوح کے قرار دیا اور ثانیاً نظر کر ان احادیث پر جو آخر زمانہ مین بوقت مہدی و مسیح موعود

کثرت فتن اور طوفان ضلالت پر دلالت کرتی ہیں یہیں وجہ محدثین نے ابواب مہدی ومسیح کو کتاب الفتن میں داخل کیا ہے تاالثانی نظر کر اس حدیث خسوف وکسوف پر کہ معرفت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام معینہ اہلبیت کے اس طوفان ضلالت اور کثرت فتن سے طریقہ نجات کو بھی بیان فرما دیا ہے کہ اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ الحدیث اور رابعًا تدبر کی نظر سے دیکھو ان الہامات مہدی ومسیح موعود کو جو مدت دراز سے شائع اور مشتہر ہو چکے ہیں یعنی **اذا عزمت فتوکل علی اللہ۔ واصنع الفلك باعیننا ووحینا۔ الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم** بعد غور وتامل کے انصاف سے کہو کیا یہ اربعہ متناسبہ کسی انسان کا منصوبہ قرار پا سکتا ہے اور کوئی نظیر اس اربعہ متناسبہ کی صحابہ عظام یا اہل بیت کرام کی پیشین گوئی یا آثار میں کسی کے حق میں پائی جاتی ہے اب بھی اس کشتی میں بیٹھ جا کہ اس طوفان ضلالت شرک وکفر اور بدعات سے اور گرداب شہوات اور شبہات سے نجات پا جاوے۔

ہیں بیا در کشتی مہدی نشین تا نگر دی غرق طوفان ماہمین

(۳۴) مصداق حدیث دارقطنی کا اسطرح پر واقع ہو گیا کہ تصدیق اسکی علوم قدیمہ اور جدیدہ نے کر دی اور مطابق عقل وموافق نظام معززہ قدرت کے بھی واقع ہو گیا اور کچھ کچھ عجائبات اور غرائبات بھی اسمیں اہل رصد کو معلوم ہوئے جو اخبار معتبرہ میں درج ہوے ہیں اور بوجہ پیشین گوئی تخمینًا تیرہ سو برس کے اور نیز بسبب ان عجائب وغرائب کے جو اسمیں معلوم ہوئے ایک معجزہ عظیم الشان نبی کریم کا ہو گیا اب تم کہتے ہو کہ یہ اجتماع خسوف وکسوف اسطرح پر واقعہ نہو گا بلکہ مخالف علوم قدیمہ وجدیدہ کے واقع ہو گا اور نظام قدرت قادر مطلق کے بھی موافق نہ ہو گا لہذا استفسار ہے کہ آپکے پاس کونسے ایسے دلائل ہیں جو مثبت آپکے اس مدعا کی ہوں بینوا توجروا (۳۵) جو مطاعن اور اعتراضات نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کے آپ اب کرتے ہیں وہ بوقت تحریر ریویو براہین احمدیہ کی آپکو معلوم تھے یا نہیں معلوم تھے بشق اول آپنے البساریویو بہ اخلاص اور جوش ظاہری کا

کیون تحریر فرمایا تھا اور اس نفاقی ریویو پر کونسا امر آپ کو باعث ہوا تہا صاف صاف بیان فرمایا جاوے۔ اور شق ثانی وہ قول آپ کا بالکل جہوٹ اور باطل ہوا جاتا ہی جو بڑے زور وشور سے لکہا تہا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی سوانح عمری اور احوال نفس الامری سے جسقدر ہم واقف ہین دوسرا کوئی بہی واقف نہین اے شیخ بطال ہمکو خوب معلوم ہے کہ اس ریویو کے لکہنے کا سبب بہی صرف حب جاہ و دنیا تہا اور ان مطاعن اور اعتراضات کرنیکا موجب بہی تیرا انہماک حب جاہ و دنیا ہی مین ہے صدق رسول الکریم حب الدنیا راس کل خطیئۃ پہر سنگے کہ آئی می شناسم ما خالصًا للہ تیرا کوئی فعل نہین ہے اب یاد رکہہ کہ وعید مخبر صادق نص عبد الدرہم والدنیا تجہکو پیش آنیوالا ہے (۳۶) سوال نمبر ۳۵ سے ثابت ہے کہ یہ جملہ نکتہ چینیان اور مطاعن جو حضرت اقدس کی نسبت بطالوی کیطرف سے اب کیجاتی ہین وہ سب ساقط الاعتبار ہین کیونکہ ادلہ مثبتہ محامد ومناقب حضرت اقدس مندرجہ ریویو اپنی حالت پر بدستور باقی وثابت ہین کوئی دلیل ناقض انکی بطالوی کیطرف سے اتبک پیش نہین ہوئی پس وہی ادلہ کاملہ انکی تسلیم اور جملہ مخالفین پر حجت ہین اور پہر ایک شخص عبد الدنیا والدرہم کی نکتہ چینیان ہوتی ان ادلہ کے ہرگز ہرگز لائق التفات وتوجہ عقلا ہو ہی نہین سکتی اور نہ تو انبیا وغیرہم جملہ مقدسین کی عیب جوئیان کی گئین ہین۔

قیل ان الالہ ذو ولد قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجی اللہ والرسول معا من لسان الوری فکیف انا

دیکہو وہ خلفاء اربعہ جنکی خلافت راشدہ موعودہ کے سبب تمام دنیا مین دین اسلام شائع ہوا آجتک انکی نسبت دو فرقہ باطلہ اسلام مین گہسے ہوئے کاذب خائن غاصب غادر ظالم کا لقب دیرہے ہین اسکا سبب صرف یہی ہے کہ جو آفتاب اسلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دبابرکات مین طلوع ہوا تہا خلفاء راشدین کی خلافت راشدہ مین وہ آفتاب ایسا بلند ہوا کہ خط نصف النہار تک پہنچ گیا تو سب شب پرہ چشمون کو مضر پڑا اسی وقت سے وہ منافقین شب پرہ چشم طوفان عیب جوئی مین غرق ہوگئی علی ہذا بعض

برکات ادعیہ اور انفاس متبرکہ اس مجدد مسیح ابن مریم سے جو آفتاب
اسلام کا مغرب مین طلوع ہونا شروع ہوا ہے انکے وقت کے منافقین
ضعیف الایمان شب پرچشمون کو ناگوار گذرتا ہے ؎ مہ فشاند نور سگ عوعو کند
ہر کسے بر خلقت خود می تند (۳۷) مدت دراز سے علماء ظاہر اور باطن کا خیال اس طرف
جہک گیا تہا کہ مسیح و مہدی موعود اب بہت ہی قریب آنیوالے ہین
حتی کہ قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ نے سیف مسلول مین لکہا ہے کہ اوائل صدی سیزدہم
مین ہی وہ آوینگے اور ان علماء کے اس اعتقاد اور خیال کا یہی سبب تہا کہ امارات مہدی
و علامات مسیح سب موجود و آغاز ہو چلی تہین اور علماء باطن کو سوا مشاہدہ ان علامات کے
کشف و الہام یا مشاہدہ عالم مثال سے بہی معلوم ہوا ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ ان تمام
علما کا یہ اعتقاد اور خیال جو نیک نیتی اور فراست صادقہ سے پیدا ہوا تہا آپکے نزدیک صحیح
یا غلط بشق اول آپ ہمپر کیا الزام دیتے ہین ہم نے ایک ایسے شخص مجدد
ملہم کو جو آپکے نزدیک مسلم تہا اور اُسکی نسبت آپ لکہہ چکے تھے ؎
سب مریضون کی ہے تمہین پہ نگاہ تم مسیحا بنو خدا کیلئے
اُس کے الہامات صحیحہ مطابقہ قرآن و حدیث کی بموجب ایسی حالت انتظار مین تصدیق
کرلیا جیسا کہ کسی تشنہ منتظر کو آب زلال ملجاوے اور وہ اُسکو نوش کرلے پہر ان جمہور علماء کی
مخالفت جو مسلم فریقین ہین اس اعتقاد مذکورہ مین کیون کرتے ہو اور مخالفت بہی ایسی
کہ سچا ہی مسیح اور مہدی موعود کے تمہارے زعم مین ایک دجال پیدا ہوگیا نعوذ باللہ منہا
؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛ اور بشق ثانی مخالفت جمہور کا الزام تمہین پر
عائد ہوا نہ ہمپر ہان صرف اسقدر فرق رہا کہ تمنے خلاف تعلیم قرآنی اور مخالف ہدایت
اسلامی کے ایک ایسا مہدی اور مسیح فرضی بنا رکہا ہے جو انتہا درجہ کا خونخوار ہوگا اور
لاتقبل الا السیف او الاسلام اسکی شان ہوگی۔ اور ہمنے حسب ہدایت قواعد اسلام
عین اپنے وقت مین بعد نظر اور غور کامل کے ایسے مسیح موعود اور مہدی مسعود کی تصدیق
کی جو حدیث صحیح یضع الحرب وغیرہ کا مصداق ہے نہ یہ کہ آتے ہی لاتقبل الا السیف

اور اسلام کو بغیر اتمام حجۃ کے جاری کر دے ہان یہ سچ ہے کہ اس کے وقت مین جملہ ملل و نحل سوا اسلام کے حجج بینہ سے ہلاک ہونے چلے جاتے ہین اور آیندہ کو ہلاک ہون گے لیکن بعد اتمام حجت کاملہ کے جسطرح پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارادہ ہوگا کفار پر عذاب الٰہی بھی نازل ہوگا (۳۸) آپ کے نزدیک اس صدی چاردہم مین کوئی مجدد موجود ہے یا نہین بشق اول سوال یہ ہے کہ کہان ہے کون ہے اُسکا پتہ اور نشان دیا جاوے کیونکہ جسکو آپنے ایک ایسا مجدد تسلیم کرلیا تھا کہ مظہر صفات اکثر انبیاء کا تھا وہ تو آپ کے نزدیک اب مسلم نہین اور بشق ثانی کلیت اُس حدیث کی (جو بین الخواص والعوام مشہور ہے اور جملہ علماء سلف و خلف کے نزدیک مسلم چلی آتی ہے اور کیونکر مسلم نہو کہ ابو داؤد اور مستدرک حاکم مین اُسکی تخریج موجود ہے) منقوض ہوئی جاتی ہے اور یہ صدی چاردہم باوجود کثرت فتن دجالیہ اور ضعف اسلام واہل اسلام اور شیوع بدعات کے مجدد سے خالی رہی جاتی ہے کیونکہ اس صدی چاردہم مین سے تیرہ برس گزر چلے کیا یہ حدیث ابو داؤد اور حاکم کی ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا بھی غیر صحیح ہے جسطرح پر حدیث خسوف و کسوف غیر صحیح ہے۔ اندر مصورت بیان کیا جاوے کہ کس امام فن نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے بینوا توجروا (۳۹) مسیح موعود اور مہدی مسعود آپ کے نزدیک ایک ہونگے یا نہین بشق اول دونون مفہومون مین کچھ تباین نہین کہ ایک جگہ دونو جمع ہو گئے اور یہ امر تو آپکو مسلم ہے کہ حضرت عیسیٰ نبی ہوکر نہ آوینگے بلکہ اُمتی ہوکر آوینگے پس اس مجدد اور حضرت مسیح موعود مین کچھ فرق نرہا بجز اس کے کہ اُمت کے لئے فضیلت کنتم خیر امۃ کے ثابت ہے اس صورت مین سوال یہ ہے کہ آپنے ایک ایسے مجدد کو جو مظہر صفات و کمالات انبیاء کا مسلم ہوچکا تھا صرف دعوی مثیل مسیح کرنے سے جو بدلائل شرعیہ ثابت کیا گیا کیون تکذیب کیا اور بشق ثانی آپکے مسیح منتظر آسمان سے نزول اجلال فرما کر کیا کام کرینگے اور دین اسلام کو

اُن کی ذات سے کیا فائدہ پہنچیگا کیونکہ اس صورت مین آپ کے نزدیک عہدۂ نبوت
اور تجدید دین سے تو وہ معزول ہی ہون گے ہان مجھے یاد آگیا بڑا کام انکا صرف قتل
خنزیر یا کسر صلیب ہوگا وبس - (۴۰) ایک شخص عامل بالحدیث نے کتب احادیث
معتمدہ مین سے صرف احادیث مرفوعہ متصلہ صحیحہ کو اپنا مختار کرلیا ہے اور تعادل
وترجیح ادلہ مین وہی مسلک اختیار کرتا ہے جو علم اصول فقہ مین قوت اور ضعف ادلہ کے
لحاظ سے منضبط کیا گیا ہے اور یہین وجہ مخالف قرآن مجید کے کوئی حدیث تسلیم نہین
کرتا کیونکہ علم حدیث مفسر اور مبین قرآن مجید کا ہے تو جو حدیث مخالف قرآن ہوگی وہ
مبین اور مفسر قرآن کیونکر ہوسکتی ہے غرضکہ قرآن مجید کو جملہ مسائل مین اپنا
امام سمجھتا ہے یہ شخص آپکے نزدیک حق پر ہے اور ناجی یا ضلالت پر ہے اور بنا بر
اول صورت مین کیا وجہ ہو کہ آپنے ہمارے متمسک بالکتاب وسنت کو جو مشروط
بشرائط مذکورہ ہے موجب تکفیر قرار دیا ہے حالانکہ ہمتو دیگر احادیث صحاح وحسان
بلکہ ضعاف کو بھی تسلیم کرتے ہین لاکن برعایت قواعد تعادل وترجیح مندرجہ
کتب اصول کے یعنی سب سے اقدم قرآن مجید کو سمجھتے ہین بعد اس کے احادیث
متفق علیہ کو بعد اس کے احادیث صحیح بخاری کو وعلی ہذا القیاس جو ترتیب ادلہ علم اصول
مین لکھی ہے اسی کے بموجب ہم اپنا عمل درآمد رکھتے ہین - اور بشق ثانی وہ تمام علماء کبار
وآئمہ اطہار جنہون نے اس ترتیب ادلہ پر اتفاق کر کیا ہے نعوذ باللہ منہ مرتکب ضلالت
ہوے - بنا بر توضیح اس اصل کے ایک مثال ذکر کیجاتی ہے مثلاً بڑا اختلافی مسئلہ
درمیان ہمارے اور آپکے حضرت عیسی کی حیات اور وفات ہے ہم حضرت عیسی کی
وفات کے معتقد ہین متمسک بہ ہمارا اس مسئلہ مین اول تو قرآن المجید ہے
ثانیا احادیث اصح الصحاح ثالثاً اقوال صحابہ وتابعین رابعاً اقوال بعض آئمہ خامساً
تمام محاورات عرب کے جیساکہ مطالع رسائل مؤلفہ سے ثابت ہے تو اس مین ہمنے کیا کفر
کیا ہے جو تکفیر کی گئی یا مثلاً نزول ملائکہ کو ہم بطور تمثل کے تصدیق کرتے ہین یہ مسئلہ
بھی قرآن مجید سے ثابت ہے بلکہ آئمہ کبار اسیطرف گئے ہین چنانچہ تفاسیر مین

ثابت کیا ہے اور دیکھو روح التوشیح علی صحیح البخاری مین لکھا ہے قال المتکلمون
الملئکۃ اجسام علویۃ لطیفۃ تتشکل ای شکل شاءوا
وامام الحرمین معنی تمثل جبرئیل انہ تعالی افنی زائدا من
خلقہ او ازالہ عنہ فیعیدہ الیہ وابن عبد السلام ازالہ
فقط والبلقینی یجوز اتیانہ بشکلہ الاصلی بلا افناء ولا ازالۃ
لانہ انضم فصار علی قدر ھیئۃ رجل فان نزلہ عاد
الی ھیئتہ کالقطن سفوش کثیر فلبد فکان صغیرا بلا تغیر
ذاتہ والحق ان تمثلہ رجلا ظہورہ بصورتہ تانیسا لمخاطبہ
فالظاہر ان القدر الزائد لا یزول ولا یفنی بل یخفی علی الرائی
فقط قلت شان الارواح امرھا عظیم فجسم الملک باق
علی اصلہ بحلہ وانما جاء روحہ فتمثل فانظر شرح محمد

(۴۱) جو شخص مسیح اور مہدی موعود کو ایک سمجھے جیسا کہ حدیث ابن ماجہ اور مستدرک
حاکم مین موجود ہے کہ لا مہدی الا المسیح ابن مریم اور صحیحین مین مہدی
کا کہین ذکر آیا نہین لہذا اس نے یہی اعتقاد کر لیا کہ یہ دو مجدد نہین بلکہ ایک ہی مجدد ہے
جو مجمع شان مہدویت و عیسویت کا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ یہ اعتقاد اس کا حق ہے
یا ضلالت شق اول آپ اس مسلک کو موجب ضلالت کیون قرار دیتے ہین
حالانکہ بموجب اس مسلک کے وہ تعارضات جو بین الاحادیث واقع تہے سب رفع
ہوگئے دیکھو ہمارے رسائل کو اور جب تک ہمارے رسائل کا جواب شافی نہو گا تب تک
یہی مسلک عین حق و ہدایت ہے اور شق ثانی آپکی زعم کے بموجب شیخین پر جو امام الدنیا
فی الحدیث ہین گمان ضلالت پیدا ہوتا ہے کیونکہ ما نا ہم نے کہ بعض احادیث مہدی
کی بعض محدثین کے نزدیک صحیح ہین جیسا کہ مطالعہ مستدرک حاکم وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے
لیکن جب کہ شیخین ان احادیث کو اپنی کتابون مین نہین لائے تو اس ترک سے یہ تو ضرور
ثابت ہوا کہ وہ احادیث ان کے نزدیک مختار نہ تہین ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے

جو عند العقلا ہرگز جائز نہین علی الخصوص ایسی حالت مین کہ سرے سے ایک باب کا
باب ہی متروک کر دیا جاوے ۔ ہان البتہ اگر ایسا کچہہ ہوتا کہ باب مہدی اپنی کتابون مین
منعقد کرتے اور مثلاً بیس حدیثون سے دس پانچ حدیثین صحاح جو ان کے نزدیک
مختار ہوتین اس باب مین درج کرتے تو پھر یہ احتمال بہی جائز تہا کہ بقیہ احادیث متروکہ
بہی ان کے نزدیک صحیح ہون کیونکہ ایسا ترک و اختیار دوسرے ابواب مین بہی پایا
جاتا ہے مگر جبکہ انہون نے باب نزول مسیح کو منعقد کر کر باب مہدی کو تعلیقات مین
بہی منعقد نہین کیا تو اب کیونکر ثابت ہووے کہ شیخین کے نزدیک احادیث مہدی کی صحیح
ہین جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ مہدی و مسیح دو مجدد علیحدہ علیحدہ ہین پس چونکہ آئمہ محدثین کا مذہب و مسلک مختار ایسی ہی
احادیث سے معلوم ہوا کرتا ہے تو ثابت ہوا کہ شیخین کے نزدیک کوئی مجدد مہدی غیر مسیح نہین ہے اور لا المہدی الا المسیح
بن مریم ہی ٹہیک ہے جیسا کہ ہم نے رسالہ القول المعروف فی اجتماع الخسوف والکسوف مین محدثانہ طور پر یہ امر ثابت کیا ہے (۴۲)

(۴۲)

آیت فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر الآیہ کی تفسیر بعض اقوال مفسرین مین جو واقعات علامات
قیامت سے لیگئی ہے حضرت اقدس نے اسکو رسالہ نور الحق حصہ دوم مین اسطرح پر منقوض کر دیا ہے کہ وہ تفسیر بالکل
غلط اور باطل ثابت ہو گئی ہے آپکے نزدیک وہ تفسیر باطل ہے یا نہین بشق اول مدعا
ثابت اور بشق ثانی آپ نے اس مدت زائد ایک سال مین کونسا ایسا مفر پیدا کیا
ہے جس سے وہ نقوض وارد نہ ہون بینوا توجروا (۴۳) حقیقت خسوف اور کسوف

(۴۳)

کی آپکے نزدیک کیا ہے آیا وہی ہے جسکو تمام اہل بصر و صاحب بصیرت ابتداء خلقت
زمین و آسمان سے آجتک جانتے اور دیکھتے چلے آتے ہین یا کچہہ اور بہی بشق اول
مدعا ثابت ہے اور بشق ثانی اس حقیقت کو معہ دلائل کے خواہ عقلی ہون یا نقلی بیان فرمایا جاوے

(۴۴)

(۴۴) جو احتمالات مخالفہ اس پیشین گوئی پر یعنی وقوع خسوف وکسوف رمضان ۱۳۱۲ سنہ
پر مخالفین بلا دلیل ایجاد کر رہے ہین اس قسم کے احتمالات ان پیشینگون مخبر صادق پر
بہی وارد ہو سکتے ہین جو پیشتر باتفاق فریقین واقع ہو چکین ہین اور مسلم مانی گئی
ہین یا وارد نہین ہوتی بشق اول کیا وجہ کہ وہ پیشین گوئیان آپ کو مسلم ہو گئین چاہئے
تہا کہ اونمین بہی آپنے ویسے ہی سوالات جرح کر کر انکو مجروح اور مقدوح کر دیا

کر دیا ہوا کہ جو منصب آپ کا تھا یعنی تکذیب پیشین گوئی مخبر صادق وہ پورا ہو جاتا بلکہ اکثر پیشین گوئیاں جو واقع ہو چکیں ہیں وہ آپکے سوالات جرح کا استحقاق زیادہ تر رکھتے ہیں کیونکہ بہ نسبت وقوع اس پیشین گوئی کے یہ پیشین گوئی خسوف وکسوف کی بہت ہی واضح طور پر صاف صاف ایسی واقع ہوئی ہے کہ کسی طرح پر احتمالات مخالفہ آپکے اس میں جاری ہو ہی نہیں سکتے جیسا کہ نور الحق اور القول المعروف میں ثبوت ہیں اسکا دیا گیا ہے اور بشق ثانی ترجیح بلا مرجح ہے بلکہ ترجیح مرجوح لازم آتی ہے جو بالاتفاق جائز نہیں ہے اس کا جواب مبرہن اور مفصل عنایت ہو (۴۵)

آپ اس خیال علماء زمن ہیں (کہ مہدی آتے ہی تمام کفار اور مخالفین اسلام کو تہ تیغ کردے گا اور مسیح کی بھی یہی شان ہو گی کہ لا یقبل الا السیف او الاسلام بلکہ اس جملہ کو بعض کٹھ ملا سلمہ اللہ تو حدیث صحیح مسند احمد کی قرار دیتے ہیں اور باوجود ہمارے مطالبہ کے جو سالہا سال سے ہو رہا ہے آجتک اس جملہ کو حدیث ثابت نہیں کر سکی غرضکہ علماء زمن کا یہی خیال ہے کہ روئے زمین پر کوئی متنفس کافر نہ چھوڑا جاویگا جو قتل نہ کیا جاوے اور جزیہ بھی تاک قلم موقوف کر دیا جاویگا کیا آپ بھی ہم خیال اُن ہی علماء کے ہیں یا نہیں بشق اول چونکہ زمانہ مہدی باتفاق فریقین بہت ہی قریب ہے صرف اُس کے ظہور کی کسر ہے اگر آپکے وقت میں یہ مہدی جنالی آجاوے تو آپ اس کے شریک ہوں گے یا نہیں بصورت اول آپ بڑے منافق اور غدار ہیں کہ رسالہ اقتصاد لکھکر ایک اپنی محسن گورنمنٹ سے روپیہ وانعام بھی وصول کرنا چاہتے ہیں اور دل میں یہ نفاق بھرا ہوا ہے مثل مشہور ہے کہ بغل میں قرآن اور آنکھوں میں حرام اس صورت میں ہم گورنمنٹ عالیہ کو متنبہ کرتے ہیں کہ ایسے غدار کے رسالہ اشاعت السنہ کا ہرگز ہرگز اعتماد نہ کرے اور اس کی کسی تقریر وتحریر کا اعتبار نہ کرے اور بصورت ثانی آپکے مذہب اور اعتقاد کا کیا اعتبار اور اعتماد رہا کہ موجب اپنے مذہب کے عامل نہ ہوے اور اگر آپکا یہ خیال مہدی کے بارہ میں نہیں ہے بلکہ مثل ہمارے اعتقاد کے آپ کا اعتقاد

بہی یہی ہے جو احادیث بات سے ثابت ہے یعنی اصح الصحیح بعد کتاب اللہ میں جو حدیث وارد ہے کہ یضع الحرب یہی صفت خاصہ اس مہدی مسعود اور مسیح موعود کی ہے تو اسکا آپ یہی اشتہار دیجئے جیسا کہ ہمنے اس بارہ میں صدہا اشتہارات شائع کئے تاکہ آپ کی تکفیر اور دجالیت پر بہی مواہیر ثبت ہوجاوین کیونکہ جو شخص علماء مکفرین کا ہمخیال نہین وہی تو کافر ہے چنانچہ جب رسالہ اقتصاد آپنے منافقانہ شائع کیا تہا تو آپ کو بہی لقب دجالیت وغیرہ کا علماء مکفرین کیطرف سے ملنا شروع ہوگیا تہا یاد کرو اُس نزاع کو جو مابین آپکے اور مولوی محمد شبیر صاحب کے واقع ہوا تہا بالآخر صرف بطفیل مخالفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس خطاب سے آپ بچگئے لیکن ہمارے نزدیک تو آپ اب بہی پورے دجال ہین کیونکہ یہ آپ کا اعتقاد و انتظار مہدی خونخوار کا اور پہر منافقانہ ایسے رسائل اقتصاد کا شائع کرکر گورنمنٹ سے انعام چاہنا دجالیت نہین تو اور کیا ہے اور اگر آپ کہین کہ ہمنے تو قرآن مجید بہی اب حفظ کرلیا ہے پہر مین دجال کیونکر ہوسکتا ہون تو دیکہو وہ حدیث جسکو ہمنے اوائل تحذیر مین لکہا ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ سردار مکفرین اس امت کا قرآن خوان بہی ہوسکتا ہے اس مین کچہہ منافات نہین ہے (۴۶) کتب سابقہ مین جس جس مقام پر مظنہ تحریف و تبدیل کا ہے ہم اُن مقاموں پر اعتماد اور اعتبار ہرگز نہین کرتے لیکن جسجگہ مظنہ تحریف کا ہرگز نہین ہوسکتا جیسا کہ قصہ نزول ایلیا کا ہے (دیکہو دکیطرف سے نوگان تحریف اسوجہ سے نہین ہوسکتا کہ مسیح علیہ السلام نے اسکو تسلیم کرلیا ہے اور اُن کے اعتراض کے جواب مین یہ نہین کہا کہ یہ قصہ تمہاری تحریفات سے ہے) آگے رہے نصاریٰ تو وہ کیونکر اس قصہ نزول ایلیا کو بیبل مین تحریفا داخل کرسکتے تہے کیونکہ اُنکو تو نہایت درجہ مضر تہا کیونکہ اس صورت مین الزام یہود کا اُنپر وارد ہوتا ہے الحاصل تحریف تو کسی ایسی غرض کے واسطے ہوا کرتی ہے جو مفید ہو نہ کہ مضر اب دیکہو کہ مسیح علیہ السلام نے قصۂ نزول ایلیا کو یون فیصلہ کیا کہ مراد نزول ایلیا سے صرف یہ ہے کہ بقوت و طبیعت ایلیا کے ایک شخص آنیوالا ہے

جو یحییٰ آگیا اور اُسکو تم نے نہ پہچانا) اب سوال یہ ہے کہ ایسے مقامات غیر مظنہ تحریف مین سے کسی نظیر کا پیش کرنا بیبل سے جائز ہے یا نہین بشق اول خود حضرت عیسیٰ کے فیصلہ کو آپ کیون نہین تسلیم کرتے۔ اور بشق ثانی اس حدیث صحیح کے کیا معنی رہینگے کہ حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج یعنی حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہے کچھ حرج اور نیز آیت فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون کا کونسا محل رہے گا کیونکہ شان نزول آیت مذکورہ سے ثابت ہے کہ مراد اہل ذکر سے اہل کتاب ہین اسی وجہ سے حضرات صحابہ کی رائے اسیطرف گئی کہ نقل اہل کتاب سے جائز ہے ہان حضرت ابن عباس نے حدیث منسوخہ پر عمل کرکر اکو روکا تہا لیکن بالآخر نقل اہل کتاب سے بموجب حدیث مذکور کے درست ہی اسیواسطہ علما شارحین حدیث کا اقرار ہے کہ ان کتابون مین بہت سے عجائب وغرائب ہین جو قابل نقل ہین پس بشق ثانی جو ہمارا استدلال اسبارہ مین آیت اور حدیث سے ہی اُسکا نقض کردا اور پھر یہ بھی عرض ہے کہ اس شق ثانی کیصورت مین کیا جواب ہوگا اس امر کا کہ خود قرآن مجید مین جابجا توزات اور انجیل کے حوالے دیکر اہل کتاب کو قائل و معقول کیا جاتا ہے جس سے ثابت ہے کہ وقت نزول قرآن مجید کے یہ کتابین موجود نہین جیساکہ اب موجود ہین ہان یہ امر مسلم کہ تراجم مین وقتاً فوقتاً تحریفات ہوتی چلی جاتی ہین مگر انہین مقامون مین جہانپر مظنہ تحریف کے ہے نہ ہر مقام مین اور وہ تحریفات علماء اسلام کو بخوبی معلوم ہی ہوتی رہتی ہین یہین وجہ علماء اہل اسلام ابتک بشارات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کتب سے استخراج کرکر حجج بینہ اثبات نبوۃ حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کتاب پر ہمیشہ قائم کرتے رہتے ہین اگر نقل اہلکتاب سے مطلقاً جائز نہ ہوتی تو یہ نقل کثرت سے جمہور علماء کیون کرتے ماحصل اور نتیجہ اس تقریر کا یہ ہے کہ یہود کے یہان مسئلہ نزول ایلیا اور اہل اسلام کے یہان مسئلہ نزول مسیح ایک دوسرے کی باہم نظیر ہین لیکن اتنا فرق ہے کہ بہ نسبت اہل اسلام کے (جو مسئلہ نزول مسیح کو اکثر نہین سمجھے) فرقہ یہود مسئلہ تکذیب نزول ایلیا مین زیادہ تر معذور ہین کیونکہ اُن کے یہان ایلیا کا صعود و نزول مقید بہ سما بیبل مین ابتک موجود نہے

اور اہل اسلام مین مسیح کا صعود و نزول دونون مقید بسما نہین پایا جاتا علاوہ برین یہ ہے کہ مرتدونکا
دوبارہ دنیا مین رجوع جابجا قرآن مجید مین نفی فرمایا گیا ہے اور توریت مین اسکی نفی تصریحاً
کہین نہین پائی جاتی اور پہر اسپر علاوہ کہ احیاء اموات مسیح کا دعوی تہا پس اگر ایلیا توفی
پاکر متوفی لوگون مین داخل ہی ہوگئے تہے تو پہر زندہ کرکے ہی دکہلا دیا ہوتا تاکہ یہود تکذیب
موجب کفر سے بچ جاتے اور حضرت عیسی کا مسیح موعود ہونا یہود اہل ملت موسوی مین ثابت
ہوجاتا اور ایسی تاویل کرنیکی ضرورت نہ پڑتی جسکو یہود اتبک تسلیم نہین کرتے پس یہ نظیر
صحیح اہل اسلام کے لئے بڑی عبرت کی جگہ ہے فاعتبروا یا اولی الابصار (۷)
پادریان نصاری اور قوم عیسائیان آپکے نزدیک مشرک اور گمراہ ہین یا نہین بشق اثبات
حسب زعم آپکے جو نسبت حیات عیسی علیہ السلام کے ہے قیامت کے روز حضرت
عیسی علیہ السلام کا یہ جواب بجناب باری کیونکر صحیح ہوسکتا ہے وکنت علیہم
شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب
علیہم وانت علی کل شئ شہید کیونکہ آپکے نزدیک ابہی حضرت
عیسی کی وفات نہین ہوئی بعد نزول من السماء کے جو بجسد عنصری ہوگا واقع ہوگی
تب انکی توفی کے بعد قوم نصاری مشرک قرار پاویگی کیونکہ ماحصل جواب حضرت
عیسی کا صرف اسقدر ہے کہ بعد میری وفات کے یہ شرک اور ضلالت انمین وقوع مین
آئی ہے جسکا مین ذمہ وار نہین ہوسکتا لہذا میری برات ذمہ ثابت ہے کیونکہ قبل میری
وفات کے انہون نے اتخاذ الہ نہین کیا اور بشق نفی اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اور نیز
اسکے رسول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم نصاری اور عیسائیان کو مشرک اور
ضالین کیون قرار دیا اور تمام مناظرات مندرجہ قرآن مجید ان سے کیون ہوئے
اور درخواست مباہلہ از طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیون واقع ہوئی بینوا توجروا
الحاصل حسب آپکے اعتقاد کے جو درباره حیات عیسی علیہ السلام ہے پورا اور صحیح
جواب حضرت عیسی کا یون ہونا چاہیئے تہا وکنت علیہم شہیدا ما دمت
فیہم فلما رفعتنی الی السماء کنت انت الرقیب علیہم فلما

انزلتنی الی الارض صرت علیهم شهیدا فلما توفیتنی صرت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شئ شهیدا ونعوذ باللہ من ہذا التحریف ۔ پس اسصورت مین اسقدر تحریف قرآن مجید کی آپ کی طرفسے لازم آتی ہے کہ شاید یہود و نصاری نے بھی اگر اپنی کتابوں مین تحریف کی ہوگی تو اس سے بڑھکر نہ ہوگی اندرینصورت ہمارا کیا قصور ہے جو آپ کو بسبب ایسی تحریفات عظیمہ کے مثیل یہود قرار دیتے ہین (۴۸) سلف صالح نے بعض پیشین گوئیون کے وقوع اور عدم وقوع مین اختلاف کیا ہے چنانچہ سورۂ دخان مین جو اللہ تعالی نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ہذا عذاب الیم احادیث صحاح مثل صحیح مسلم وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض صحابہ نے اس آیت کا مصداق اُس قحط کو گردانا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین سات برس کا قحط دعاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل قحط زمانہ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقع ہوا تھا اور بعض کا یہ قول ہے کہ یہ دخان آیندہ قیامت کے وقت پیدا ہوگا ایسے اختلافات جزئیہ مین آجتک کسی نے کسی کی تکفیر نہین کی اس عدم تکفیر مین یہ تمام امت حق پر تھی یا ضلالت پر شق اول آپ اور جملہ مکفرین ضلالت پر ہے اور شق ثانی کنتم خیر امة اخرجت للناس کے کیا معنی ہون گے اور لا تجتمع امتی علی الضلالة کیونکر درست ہوگا اور اگر آپ کہین کہ سوا اس پیشین گوئی مسیح ابن مریم وغیرہ کے دیگر عقائد حضرت مرزا صاحب کے موجبات کفر ہین تو ہمنے اپنے رسائل مین ثابت کر دیا ہے کہ وے سب عین حقیقت اسلام اور معارف قرآن اور حقیقت شرع رسول انس وجان ہین اور تمہارے اعتراضات محض جہالت اور سفاہت ہین تو جبتک کہ ان رسائل کا جواب ادلہ شرعیہ سے آپ ندیلیوین تب تک آپ کا فتوی تکفیر کیونکر جائز ہوسکتا ہے (۴۹) ادیان باطلہ و مذاہب زائغہ جو نئے نئے پیدا ہوتے چلے جاتے ہین آریہ برہم سماج فلسفہ جدیدہ وغیرہ وغیرہ اور انواع اقسام کے شبہات اور اعتراضات ایجاد کر کر اسلام پر حملے کئے جاتے ہین اور جو آیندہ قیامت تک ادیان باطلہ و اہل

نسبت اسلام کے اپنے وساوس جدیدہ پیدا کریں گے اُن کُل کے جواب شافی و کافی
قرآن مجید میں موجود ہیں یا نہیں بشق اول قرآن مجید خود تو ناطق نہیں جو اُن جوابوں کو سنا کر
اور علماء ظاہر میں کسی کو ہم نہیں دیکھتے کہ قرآن مجید سے جملہ مذاہب باطلہ کو ایسا جواب
دے سکے جو اُن کے گلے اتار دے ورنہ اسکا + پتہ ہم منصب کے لئے آپکے نزدیک بھی مجدد ہی
ہونا چاہیئے کیونکہ اسکو فہم جدید ایسے معارف قرآنی کا بسبب مبعوث من اللہ ہونے اور مجدد ہونے
حاصل ہو سکتا ہے تو اب ضرورت مجدد کی پیدا ہو گئی جسکو اللہ تعالیٰ حسب ضرورت تقاضائے
وقت ہر ایک صدی پر مبعوث فرماتا ہے لیکن اس صدی چاردہم میں بجز اس مقدس
شخص کے جو تیرہ چودہ برس سے یہ فرض منصب اپنا ادا کر رہا ہے اور جسکو آپنے بھی مجدد محدث
ملہم مظہر کمالات انبیاء تسلیم کر لیا تھا دنیا میں کوئی نظر نہیں آتا ورنہ اسکا پتہ و نشان دیا
جاوے اگر کوئی ہے تو ہم اسکو بھی تسلیم کریں گے اور اگر نہیں تو پھر اس منصب کیلئے
وہی مقدس شخص جسکو آپ تسلیم کر چکے تھے متعین رہا وہو المدعا۔ عجیب لطف یہ ہے
کہ بٹالوی صاحب نے مجددیت حضرت مرزا صاحب کی بدلائل مستقلہ ثابت کی تھی اور جب
انکار کرنا شروع کیا تو بلا دلیل چنانچہ اشاعت السنہ کے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ بٹالوی
صاحب نے اکثر جگہ بمقابلہ ادلہ مستقلہ و آیات بینات کے صرف اپنی عبارات و دعاوی بلا دلیل
ذکر کی ہیں ہاں بعض جگہ عبارات و اقوال علماء کے مقلدانہ نقل کی ہیں جو محققین کے نزدیک
بجوز بنی ارز کے مصداق ہیں اور ہرگز ہرگز ادلہ مستقلہ نہیں ہو سکتے اور جن مطالب
کو حضرت اقدس نے دلائل محکمہ و نصوص بینہ کتاب و سنت سے ثابت فرمایا ہے اُنکے مقابلہ میں
اتنا بھی نہیں ہو سکا کہ سند مقابل میں کوئی دلیل مستقل پیش کر سکتے کہ اذا تعارضا تساقطا
کہنے کی گنجائش ہوتی پس اس تعلل لایعنی بٹالوی سے مطالب مبرہنہ حضرت اقدس کیونکر
ساقط یا منقوض ہو سکتے ہیں چہ جائیکہ مدعا بٹالوی صاحب کا یعنی تفسیق یا تضلیل و تکفیر ثابت
ہو اور بشق ثانی کتاب اللہ ناقص ہوئی جاتی ہے ولعوذ باللہ منہ حالانکہ قرآن مجید نے بڑے
زور و شور سے اس بارہ میں دعوی اکملیت کا کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان ھو الا ذکر
للعالمین ایضاً فرمایا ما فرطنا فی الکتاب من شیء ایضاً فرمایا ھذا بصائر للناس

[حاشیہ: + نشان دیا جاوے کہ کون [illegible]]

ایضاً فرمایا اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین ایضاً فرمایا هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ایضاً فرمایا اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ و تبیانا لکل شیء وغیرہ ذلک من الآیات الکثیرة فاین المفر (۵۰) جو امور کہ اس امت مرحومہ اسلامیہ میں مختلف فیہا چلے آتے ہیں خواہ وہ احادیث متعارضہ ہوں اور خواہ تفاسیر متعددہ مختلفہ اور خواہ اقوال متخالفہ شراح حدیث وغیرہا اور انمیں ایسا تخالف پایا جاتا ہے کہ شدید پریشان جواب میں از کثرت تعبیرہا کے مصداق ہیں سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مجدد ملہم یا عالم ربانی بلکہ علماء ظاہرین میں سے بھی انمیں کسی ایک حدیث یا ایک قول کو مختار کر کر محکمات قرآنیہ اور نصوص حدیثیہ سے حسب قواعد علم اصول کے اسکو موید اور مثبت کرے یا ان اقوال مختلفہ کو چھوڑ کر کوئی قول جدید ہی ایسا مختار پیدا کرے کہ بدلائل کتاب وسنت مبرہن ہو اور وہ مختار اس کا تمھارے مسلک مختار کے مخالف ہو جاوے تو تمہارے پاس کونسی ایسی دلیل ہے جو اس عمل پر اسکی تفسیق وتضلیل یا تکفیر کر سکو بلکہ یہ فعل تو اسکا عین تعمیل امر الٰہی ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر وغیر ذلک من الآیات بلکہ یہ فعل توسیح موعود کا فرض منصبی ہے کیونکہ احادیث اصح الصحاح سے اسکا حکم عدل ہونا یعنی فیصلہ کرنے والا عادل وانصاف کرنیوالا ثابت ہے پھر باوجود ادا کرنے اپنے اس فرض منصب کے تم اس مجدد ملہم محدث کی کیوں مکذب ہو گئے یہ فعل تو اسکا عین فرض منصبی تھا جو موجب زیادتی تصدیق ہو جاتا نہ باعث تکذیب اسمیں کوئی غرض دنیوی موجود ہے صدق رسولہ الکریم حب الدنیا راس کل خطیئة اور اگر آپ کہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اپنے اقوال میں منفرد ہیں اور انہوں نے اپنے اقوال منفردہ سے خرق اجماع کیا ہے تو ہم لعنة اللہ علی الکاذبین پڑھکر آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے رسائل میں واضح طور پر ثابت کر دیا ہے کہ کسی قول میں حضرت اقدس ایسے منفرد نہیں جو وہ قول بعینہا اسکی نظیر اقوال علماء سلف میں نہ پائی جاتی ہو یا کتاب وسنت سے مستنبط نہ ہو بلکہ جملہ مسائل جن میں آپ کی طرف سے نزاع وخلاف واقع ہوا ہے وہ عین ہمارے مذہب اہل سنت والجماعت میں یا انکی نظیر موجود ہے مثلاً سب سے بڑا اختلافی مسئلہ جسکو علماء مکفرین خرق اجماع امت سمجھ رہے ہیں

مسیح اور مہدی کا ایک ہونا ہی سو اس مسئلہ میں صرف ہم منفرد نہیں بلکہ امت کے بعض علمار محققین
کا بھی یہی اجتہاد ہے اور حدیث ابن ماجہ اور مستدرک حاکم میں بھی وارد ہے کما مر اور ابن خلدون
نے تمام اُن احادیث کو جو دربارہ مہدی وارد ہیں محدثانہ طور پر اُن سب پر نمبروار جرح کر دیا ہے
کما قال فی مقام و تکلم فیہا المنکرون لذلک و ربما عارضوھا
ببعض الاخبار ایضاً قال و نحن الان نذکر ھنا الاحادیث الواردۃ فی
ھذا الشان و ما للمنکرین فیہا من المطاعن و ما لہم فی انکارھم من
المستند ایضاً الا ان المعروف عند اھل الحدیث ان الجرح مقدم علی
التعدیل فاذا وجدنا طعنا فی بعض رجال الاسانید بغفلۃ او بسوء
حفظ او ضعف او سوء رای تطرق ذلک الی صحۃ الحدیث و اوھن منہا
بعد جرح و قدح احادیث باب کے لکھتا ہے فہذہ جملۃ الاحادیث التی خرجہا
الائمۃ فی شان المہدی و خروجہ اخر الزمان و ھی کما رایت لم
یخلص منہا من النقد الا القلیل و الاقل منہ اور اصل یہ ہے کہ یہ مسئلہ مہدی
خیالی کا رافضیوں کے یہاں سے مذہب اہل سنت میں داخل ہوا ہے اور مسیح خیالی کا مسئلہ اہل اسلام میں
عیسائیوں کے بیان سے آیا ہے جیسا کہ ہم نے اعلام الناس میں ثابت کیا ہے اور مہدی کی نسبت
محقق مورخ مذکور لکھتا ہے و اما المتصوفۃ فلم یکن المتقدمون منہم
یخوضون فی شیٔ من ھذا و انما کان کلامہم فی المجاھدۃ بالاعمال
و ما یحصل عنہا من نتائج المواجد و الاحوال و کان کلام
الامامیۃ و الرافضۃ من الشیعۃ فی تفضیل علی رض و القول بامامتہ
و ادعاء الوصیۃ لہ بذلک من النبی صلی اللہ علیہ وسلم و التبری
من الشیخین کما ذکرناہ فی مذاھبہم ثم حدث فیہم بعد ذلک
القول بالامام المعصوم و کثرت التالیف فی مذاھبہم و جاء الاسماعیلیۃ
منہم یدعون الوہیۃ الامام بنوع من الحلول و اخرون
یدعون رجعۃ من مات من الائمۃ بنوع التناسخ و اخرون منتظرون
مجیٔ من یقطع بموتہ منہم و اخرون منتظرون

عود الامر فی اهل البیت مسند ابن علی ذلک بما قدمناه من الاحادیث فی المهدی وغیرها الی اخر ما قال اور ہم نے کلام تفصیلی بارہ میں ازالۃ الغین میں کیا ہے الحاصل ہمکو اس مهدی سے انکار نہیں جو مفہوم لا مهدی الا عیسی بن مریم کا مصداق ہے اور یہی مهدی ہے جو حدیث دارقطنی ان لمهدینا کا مصداق ہے والآن نختم الکلام بهذا البیان تنبیہ اگرچہ یہ خط بنام شیخ محمد حسین بٹالوی ہے لیکن مخاطب اس کے وہ سب مخالفین ہیں جو اس کے ہم مسلک ہوں

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

الراقم سید محمد احسن امروہوی محلہ شاہ علی سرائے حال وارد دہرہ دون۔

فہرست کتب از تالیفات عاجز

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اعلام الناس حصہ اول	۳؍	القسطاس المستقیم لتمییز القول الصحیح والسقیم عرف تحفۂ مدراس۔	۳؍
اعلام الناس حصہ دوم	۶؍		
اعلام الناس حصہ سوم یعنی تقریظ الحق	۱۲؍	ضمیمۂ القسطاس المستقیم عرف شاہین معہ میزان الاعتدال	۱؍
مباحثہ دہلی مابین حضرت مسیح موعود و مولوی بشیر			
تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین معہ اتمام الحجۃ یعنی روئداد مباحثہ عاجز و غلام دستگیر قصوری	۱؍	سواء السبیل لرد الاباطیل حصہ اول و دوم	۳؍
فک الشک ملخص تحذیر المومنین	۱؍		

فہرست کتب حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب

فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب ۸؍ تصدیق براہین احمدیہ مؤلف عہ رسالہ رد تناسخ ۴؍

فہرست کتب حضرت مهدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حصہ چہارم براہین احمدیہ	للعہ	سرمہ چشم آریہ	۱۲؍	شحنۂ حق	۲؍	فتح اسلام	۲؍	توضیح مرام	۴؍
ازالہ اوہام	۳؍	الحق مباحثہ لدھیانہ	۱۲؍	الحق مباحثہ دہلی	عہ	فیصلہ آسمانی	۲؍	نشان آسمانی	۲؍
آئینہ کمالات اسلام مع تحفہ تبلیغ عربی معہ ترجمہ فارسی	عـ	برکات الدعا	۲؍	شہادۃ القرآن	۲؍	تحفہ بغداد عربی	۲؍	حجۃ الاسلام	۱؍
		مسیحائی کا اظہار	۱؍	جنگ مقدس	۷؍	حمامۃ البشریٰ عربی	عہ	نور الحق حصہ اول عربی	۱۲؍
نور الحق حصہ دوم عربی معہ ترجمہ اردو	۷؍	اتمام الحجہ	۳؍	کرامات الصادقین	عہ	سر الخلافہ عربی	۸؍	معہ ترجمہ اردو	

النور الاسلام و ضیاء الحق منن الرحمٰن جو زیر طبع ہیں انکی بابت شایع ہونگی۔ آریہ دھرم اور ستبچن ایک جلد میں ہیں زیر طبع قریب الاختتام